SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, August 20, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past twelve in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الهكم التكاثر ○ حتىٰ زرتم المقابر ○ كلا سوف تعلمون ○ ثم كلا
سوف تعلمون ○ كلا لو تعلمون علم اليقين ○ لترون الجحيم ○ ثم
لترونها عين اليقين ○ ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم ○

(۱۰-۱، ۱۰۲)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

والعصر ○ ان الانسان لفی خسر ○ الا الذين آمنو وعملو الصلحات
وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر ○

(۵-۱، ۱۰۳)

ترجمہ: تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, August 20, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past twelve in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الھکم التکاثر O حتیٰ زرتم المقابر O کلا سوف تعلمون O ثم کلا
سوف تعلمون O کلا لو تعلمون علم الیقین O لترون الجحیم O ثم
لترونھا عین الیقین O ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم O

(۱۰-۱، ۱۰۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعصر O ان الانسان لفی خسر O الا الذین آمنو وعملو الصلحات
وتواصوا با لحق و تواصوا با لصبر O

(۵-۱ ، ۱۰۳)

ترجمہ: تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے

عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر (سن لو کہ) ہرگز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں، اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اس روش کے انجام کو) جانتے ہوتے (تو تمہارا یہ طرز عمل نہ ہوتا) تم دوزخ دیکھ کر رہو گے، پھر (سن لو کہ) تم بالکل یقین کے ساتھ اسے دیکھ لو گے۔ پھر ضرور اس روز تم سے ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔

زمانے کی قسم، انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، اور نیک اعمال کرتے رہے، اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

جناب چیئرمین۔ پہلے formal کارروائی کر لیں ۔ میں panel of presiding officers کا اعلان کر لوں ۔

In exercise of powers conferred by Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, I nominate the following in order of preference to form the panel of presiding officers for this session of the Senate.

1 Senator Syed Muhammad Fazal Agha.

2. Senator Shafqat Mahmood.

3 Senator Dr. Abdul Hye

POINT OF ORDER RE: LATE COMMENCEMENT OF TODAY'S SESSION

جناب چیئرمین۔ جی جناب اعتزاز احسن۔ آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں کہ بہت سارے

ممبران نے ادھر سے بھی آپ کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کی ۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے پہلے نوٹس کیا ہے ۔ میں بہت مختصر سی گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ اکثر میں اپوزیشن والے بھائیوں کے ساتھ کوئی ایسا گلہ شکوہ نہیں کرتا۔ میری اطلاع کے مطابق جناب چیئرمین! یہ اپوزیشن کا ریکوزیشن کیا ہوا اجلاس ہے۔ دس بجے کا وقت ہمیں ملا تھا اب ساڑھے بارہ ہو گئے ہیں۔ کسی نہ کسی وجہ سے سنا ہے کہ کوئی کمیٹی بیٹھی رہی ہے ۔ شاید کچھ آپ ان سے negotiate کرتے رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہماری سیاست کوئی ہمارا کوئی پیشہ نہیں ہے اور نہ ہی ذریعہ معاش ہے ۔ ہم پروفیشنل لوگ ہیں اور ہمیں اگر بلا لیا جاتا ہے ۔ اگر اجلاس بلا لیا جاتا ہے تو پھر یہ کوشش کرنی چاہئیے اور ان کو تعاون کرنا چاہئیے اور چونکہ انہوں نے بلایا ہے تو یہ ذمہ داری اپوزیشن والے بھائیوں کی ہے ۔ وہ ہمارے بزرگ ہیں ۔ ہمارے دوست ہیں ۔ ہمارے ساتھی ہیں۔ دس بجے نہیں تو ساڑھے دس بجے تک یہ اجلاس شروع ہو جائے اور یہ اس طرح کی تاکید ضروری ہونی چاہئیے۔

Mr. Chairman: I would like to apologize for that also because the delay took place, as you rightly pointed out, the committee was meeting on the very question for which this session has been summoned and we tried to solve it earlier but it was felt that perhaps, if deliberations take place there, may be we can avoid some of the time we will be spending here. But you are quite right in what you are saying.

جی جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب چیئرمین صاحب ! ضابطے کی کارروائی سے پہلے ایک تو ہمیں جو لوگ باڑہ میں شہید ہوئے ہیں اس کی کے لئے دعائے مغفرت کرنی چاہئیے اور دوسرا میں یہ مسئلہ عرض کروں گا کہ یہاں پر ہم تحریک التوا داخل کر لیتے ہیں لیکن اس پر نوبت بہت کم آتی ہے ۔ تاوقتیکہ جیسے اہم مسئلے پر آج تک ہماری تحریکیں زیر غور نہیں آ سکیں ۔ وقت کی کمی ہوتی ہے یا کارروائی مزید ضروری ہوتی ہے تو آج میں یہ عرض کروں گا کہ مجھے باڑہ کے مسئلے پر پوائنٹ آف آرڈر پر اتنا گزارش کرنے دیں کہ یہ اہم ترین مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ یہ آج ایجنڈے پر ہے ۔

مولانا سمیع الحق- یہ ایجنڈے عموماً رہ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین- نہیں نہیں وہ نہیں رہے گا۔

مولانا سمیع الحق - ایجنڈوں پر ہمیشہ ہماری چیزیں ہوتی ہیں۔ مالاکنڈ کا مسئلہ بھی تھا' سب مسائل تھے۔ آج تک وہ مسئلہ حل نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین- بہرحال وہ ایجنڈے پر ہے' اگر آپ اختصار سے کام لیں تو وہ آج آ جائے گا۔

قاضی حسین احمد۔ بہت بے چینی پھیلی ہوئی ہے' پاکستان کا حساس ترین علاقہ ہے اور وہاں آج دوبارہ آپریشن کا پروگرام ہے' کتنے لوگ قتل ہوں گے؟ اور ہم کب اس پر غور کریں گے؟ اور اس مسئلے کو اٹھائیں گے؟ پہلے تو میں عرض کروں گا کہ ان بے گناہ لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کی جائےجو دونوں طرف سے قتل ہوئے ہیں' حکومت کی زیادتی کی وجہ سے' وہ شریعت کے پروانے ہیں' جہاں شریعت کا نام سنتے ہیں ان کو بموں سے اڑاتے ہیں۔

جناب چیئرمین- جی دعائے مغفرت تو کر لیں۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب چیئرمین- جی جناب پوائنٹ آف آرڈر حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد- جناب چیئرمین صاحب میں ایک اہم مسئلہ کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ آج کل اخبارات بھی صحافت کو حکومت کا اور سلطنت کا چوتھا ستون قرار دے رہے ہیں اور وہ بھی میرے خیال میں ٹیڑھا ستون لگ رہا ہے جو گر رہا ہے' لیکن جس مسئلے کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ہے سرکاری نیوز ایجنسی APP کے 16 ملازمین کا' جن کو انتہائی بے دردی سے اور جبری طور پر ریٹائرڈ کر دیا گیا ہے' ان کا صرف قصور یہ ہے کہ ان کی جو یونین ہے اس کے کچھ مسائل تھے' جائز مطالبات تھے' جن کے لئے انہوں نے آواز بلند کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی جناتی فیصلہ ہے جناب کھرل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں' انہوں نے بھی ان کی بحالی کے آرڈر کر دیئے تھے' لیکن پہلے حسین حقانی صاحب تھے' ان کی ایک نہیں چلتی تھی' اب سُنا ہے اظہر سہیل صاحب کے سامنے بھی ان کی نہیں چلتی ہے' پتہ نہیں ان کی

کہاں چلتی ہے ؟ یا چلتی بھی ہے یا نہیں ۔ تو اس وقت ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور 16صحافیوں کو جبری طور پر ریٹائرڈ کرنا کسی شوکاز نوٹس کے بغیر میں سمجھتا ہوں غلط ہے ۔ کھرل صاحب تشریف فرما ہیں انہوں نے ان کی بحالی کا فیصلہ بھی کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں یہ انتہائی مسئلہ ہے اس پر آپ غور کریں ۔

جناب چیئرمین۔ اس پر میرا خیال ہے آپ نے بیان دے بھی دیا ہوا ہے ۔ جی جناب کھرل صاحب۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب چیئرمین صاحب۔ میں اس کے Office Order پڑھ کر سنا دیتا ہوں تا کہ کوئی شک و شبہ نہ رہے کہ کس کی چلتی ہے ۔ کس کا چلتا ہے ؟ کیا ہوتا ہے؟ اس میں یہ شک شبے کی کوئی گنجائش نہیں۔ Accociated Press of Pakistan Islamambad, 16th August, ۔

OFFICE ORDER

In pursuance of the orders passed by the honourable Member National Industrial Relations Commission, islamabad dated 16-8-1995, the following employees of the APP have been allowed to perform their duties in their concerned sections till further orders.

1. Muhammad Bilal
2. Muhammad Murad
3. Muhammad Waheed
4. Muhammad Boota.
5. Muhammad Akram Malik.
6. Muhammad Zafran.
7. Muhammad Kamash.
8. Muhammad Azam.

This issues with the approval of the competent authority. Since they

have been reinstated under an order from the National Industrial Relations Commission. I don't know, after this clarification, there is anything about which I can talk about.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ' جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین ! یہ مسئلہ اس طرح کا simple نہیں ہے جس طرح کہ محترم وزیر اطلاعات نے یہاں پڑھ کر ایک آرڈر سنایا ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ APP کے اندر الیکشنز سے یونین بنی اور اس میں ماسوائے لاہور اور کراچی کے باقی سارے ملک کی APP Employees کی جو یونین ہے جس کا ہیڈکوارٹر اسلام آباد میں ہے ' اس یونین کے دس عہدے دار منتخب ہونے اور یونین activities کی بنا پر ہی ان دس میں سے آٹھ کو فارغ کر دیا گیا ' لہذا یہ کسی ایک شخص کی performance وغیرہ کا معاملہ نہیں ہے ' یہ بہت serious معاملہ ہے اور جب ان لوگوں کو یہ کہا گیا کہ وزیر اطلاعات نے یہ کہہ دیا کہ واپس ہو جائیں گے ' صدر صاحب کے نوٹس میں لایا گیا ' اور کوئی معاملہ ' کوئی بات پہنچی نتیجہ خیز نہیں ہوئی ' خود صدر صاحب کے نوٹس میں بھی یہ employees لائے ' جو عہدے دار تھے ' انہوں نے بھی میرے خیال میں کسی سے بات کی ہے۔ لیکن اس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

جناب چیئرمین، نہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ reinstate ہو گئے ہیں۔

راجہ محمد ظفرالحق ، میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ جو یہ پڑھ کر سنا رہے ہیں اس کی ایک کاپی میں نے بھی لی ہے۔ اور اس کے بعد یہ لوگ چلے گئے Industrial Relations Commission کے پاس وہاں ان کی پانچ ستمبر کو تاریخ پڑی ۔ اور وہاں ان کو یہ کہا گیا کہ اس دوران ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ لیکن وہاں سرکاری طور پر درخواست دے دی گئی کہ اتنے طویل عرصے تک آپ نے ان کو اجازت دے دی ہے انہیں یہاں نہیں رہنا چاہیئے۔ ہم نے ان کو فارغ کر دیا ہوا ہے ۔ اس کی اب 23 تاریخ پڑ گئی ہے۔ آج 20 تاریخ ہے دو دن کے بعد اب وہاں Industrial Relation Commission کے ممبر صاحب کے پاس ان کی تاریخ پڑ گئی ہے ۔

جناب چیئرمین، یعنی پہلے پانچ ڈال کے پھر خود 23 کردی۔

راجہ محمد ظفرالحق : اب 23 تاریخ ہوگئی ہے that has been brought forward

اس 23 تاریخ تک کمیشن نے آرڈر کیا تو اس کو cover کرنے کے لئے not as a result of the orders or the wishes of the Information Minister or the President or the Prime Minister کمیشن کے کہنے کے اوپر کہ ابھی ان کو رہنے دیں 23 تاریخ تک کہ 23 تاریخ پڑی ہوئی ہے اس کے تحت یہ آرڈر کیا گیا ہے ۔

The following Employees of APP have been allowed to perform their duties they have not been taken back, the previous order has been not resemed. They can perform their duties in their concerned section till further order. meaning there by that on 23rd

وہ ختم ہو جائے گا اور یہ اپنے گھروں کو چلے جائیں گے ۔ اس لئے یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جس میں ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ کوئی ادارہ اس ملک میں آرام سے کام کرتا رہے تو انہیں یہ رویہ بدلنا پڑے گا ۔ بعض لوگ اتنے فیورٹ ہو جاتے ہیں کہ وہ حکومت کو لے جاتے ہیں کہ وہ حکومت کو لے ڈوبنے کے لئے کافی ہو جاتے ہیں اور کسی کی نہیں چلتی۔ کوئی سسٹم باقی نہیں رہتا ایک کوئی نیچے سے کھڑا ہو کر پورے سسٹم کو voilate کر دیتا ہے پورے اس ادارے میں افراتفری کرتا ہے اور APP وہ ادارہ نہیں ہے جہاں یہ کہا جائے کہ ملازموں کی تعداد پورا کیا جائے ۔ بلکہ یہ ایک نیشنل نیوز ایجنسی ہے جس کے انٹرنیشنل سلسلہ بھی ہے ۔ باقی دنیا بھر کی نیوز ایجنسیوں کے ساتھ اس کے معاہدے ہو چکے ہیں۔ اور جتنے بھی معاہدے وزیر اطلاعات اور سیکرٹری اطلاعات باہر جا کرتے ہیں وہ APP کے ذریعے سے ان کی performance پہ اثر پڑتا ہے ۔ لیکن کسی چیز کو بھی سامنے نہیں رکھا گیا اور اگر ایک شخص کی پسند و ناپسند پہ ملازموں نے وہاں رہنا ہے وہاں ان کے شارٹ سرکٹ کیمرے ان کے کمروں کے اندر نصب کئے گئے کہ تم بیٹھے کیسے تھے ؛ تم ایک دوسرے کے ساتھ بات کیسے کر رہے تھے ؛ اب یونین کے وہ لوگ ہیں۔ یہ حکومت دعویٰ تو یہ کرتی ہے کہ یہ Union Activities جو ہیں ان کے بڑے قریب ہے۔ ان کو patronise کرے گی ۔لیکن اس ادارے کی حالت جو دیکھ لیں تو ساری صورت واضح ہو جاتی ہے ۔ لہذا یہ وزیر اطلاعات صرف یہ کہہ کر کہ جی وہ آفس آرڈر ہو گیا اور پتہ لگ جائے گا کہ کیا ہوا اور کون کیا ہے؟ ان کی کسی نے نہیں سنی ان کے آرڈر پر کسی

نے حکم نہیں کیا یہ تو Industrial Relation Commission کے ممبر کے 23 تاریخ پڑ جانے کے بعد مجبوراً" 23 تاریخ تک کا یہ آرڈر ہے اور اس کے بعد وہ لوگ فارغ ہو جائیں گے ۔ وہ ہمارا منہ دیکھیں گے اور ہم ان کی طرف دیکھیں گے ۔

جناب خالد احمد خان کھرل: جناب چیئرمین ! میں تو حیران ہوں کہ فاضل ممبر نے یہ جب ساری بات کی اس وقت جناب والا یہ سارے جتنے آٹھ متاثرین ہیں جو یونین کے عہدیداران ہیں ۔ یہ لوگ NIRC میں گئے ہیں جو کہ ایک competent Court ہے یہ لوگ وہاں پر گئے ہیں اگر اسی کورٹ نے آرڈر کیا ہے تو اب اس کورٹ کے اوپر ہم کوئی مزید آرڈر نہیں کرسکتے ہیں ۔ راجہ صاحب کو بھی یہ بات معلوم ہے اگر آج یہی دوست اپنا کیس NIRC سے withdraw کرلیں پھر ہم competent ہیں کہ وہاں پر fresh order issue کریں ۔اب اس وقت یہ کورٹ میں موجود ہیں

جناب چیئرمین: یہ قانونی مسئلہ ہوگیا ہے اعتزاز صاحب اس میں میری مدد کریں گے .کیوں جی اعتزاز صاحب۔؟ کہ کوئی بار ہے؟

جناب اعتزاز احسن: نہیں نہیں بار تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بار نہیں ہے ۔ جی آفتاب صاحب آپ کا کیا point of order ہے؟

جناب آفتاب احمد شیخ: point of order جناب میرا یہ ہے کہ آج آپ کو پتہ ہے کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اس میں نمبر 2 اور 3 پر دو موشنز listed ہیں میں نے ایک موشن دیا تھا اور انہی چار پانچ اصحاب نے sign کیا تھا ۔ اس میں کراچی کا بھی ذکر تھا Generally Law and order situation in the whole country is to be considered because this is a requisitioned meeting of the Senate اس میں ایجنڈا آئٹم یہ تھا کہ سارے ملک میں جو لاء اینڈ آرڈر situation ہے اس کو consider کرنا ہے particularly the Urban areas in Sindh, Sui Gas field and Bara میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین کہ یہ دو قرار دادیں تو آ گئی ہیں کراچی میں کل بھی دس آدمی مرے ہیں اور خدا خدا کر کے یہ اطلاع آ رہی ہے کہ اب دوبارہ مذاکرات شروع ہونے والے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ مسئلہ غیر اہم ہو گیا ہے صورتحال کراچی کے اندرجوں کی توں ہے جو پکڑ دھکڑ ہیں گرفتاریاں ہیں custodial killings ہیں اور آپ کی نظر سے Amnesty کی رپورٹ گزری ہو گی آج اخبارات میں آ

گئی ہے وہ گورنمنٹ کے بالکل خلاف ہے الف سے بے کر ی تک اور آج لاہنسٹر صاحب کا بیان بھی
ہے اس رپورٹ کے خلاف اس کی تردید کی ہے ۔ میری عرض صرف یہ ہے کہ کراچی کے حوالے سے
جب انہی چار پانچ سینٹرز نے قرارداد آپ کی خدمت میں پیش کی تو دو اور تین نمبر پر باڑہ اور سوئی گیس
فیلڈ no doubt they are very very important لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کراچی un
important ہو گیا ہے حالات جیسے کراچی میں تھے ویسے کے ویسے ہیں میں آپ سے عرض کروں گا کہ
چونکہ ان دو قراردادوں کو take up کیا گیا ہے کراچی کے مسئلہ کو بھی دوبارہ take up کیا جائے

with the reference to inculcating the seriousness in the Government.

Mr. Chairman: No but you see, Karachi has always taken the major time of the Senate.

پچھلے سیشن میں اس پر بحث ہوئی تو کوئی یہ نہیں کہتا کہ غیر اہم ہو گیا ہے تو میں
دیکھ لیتا ہوں کہ کیا بات تھی کن حالات کی وجہ سے یہ ہوا ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ unending problem ہے کراچی کی اگر یہ ختم ہو
جائے تو بات ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ بہرحال جی ---

It is not important, we have been discussing even in the last session.

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میں یہی عرض کر رہا جناب کہ دس آدمی کل مر گئے
ہیں Amnesty کی رپورٹ آپ کے سامنے آ گئی ہے چار پانچ سینٹرز نے قرارداد sign کر کے
دی ہے تو خالی کراچی کو الگ کر کے یہاں لسٹ نہ کرنا اور باقی دو کو لسٹ کرنا درست نہیں
میں اس طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا ۔

جناب چیئرمین ۔ میں دیکھ لیتا ہوں ۔ جی جناب ۔

جناب اشتیاق اظہر ۔ کراچی کا مسئلہ آج بھی اتنا ہی پیچیدہ ہے جتنا پہلے تھا اس
لئے جہاں ہم ملک کے general law and order situation پر بات کر رہے ہیں تو باڑہ کے
ساتھ ساتھ جو بہت اہم ہے میں نے بھی اس میں بیان جاری کیا تھا اور سوئی کا مسئلہ بھی ہے

اس مسئلے کو بھی اگر combine کر دیا جائے تو بہتر رہے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب گیلانی صاحب۔

Makhdoom Hamid Raza Gilani: Sir, that I want to raise three points with you this morning on points of order. No.1, it is with grave seriousness sir, I want to register with you that the Standing Committee on Establishment, Cabinet and other services held its meeting ten days ago and we sent a demand for the production of honourable Syed Ishtiaq Azhar in the Committee to perform its Committee's important and very serious duties. Unfortunately, Syed Ishtiaq Azhar was not produced. I am happy to see him this morning in the House. I would like to know what was the reason that he was not produced and why our demand was ignored?

No.2 Sir, I completely associate myself with honourable Aitzaz Ahsan. Let us take the matter seriously, sir. This is no way to start a meeting, if we have been summond on the requisition and we have been summond for 10 O'clock and we meet at 12.30p.m. It is a bad thing.

No. 3, Sir, this morning I noticed another very wrong practice both by the Leader of the Opposition and by the Leader of the House to address the Gallery directly. It has never happened. If this thing they start then what is the difference between the public meeting and playing to the Gallery. This is what we call, playing to the gallery. I take an exception to it. Thank you.

جناب چیئرمین۔ جی ملک صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I apologize for that.

Mr. Chairman: Thank you.

حافظ حسین احمد۔ گزارش کی تھی جس پر وزیر اطلاعات صاحب نے کہا کہ پریس والے

سارے واک آؤٹ پر ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ آزادی صحافت پر قدغن لگائے جاتے ہیں تو ہم بھی اس پر واک آؤٹ کرتے ۔ اس وقت تک جب تک صحافی نہیں آ جاتے۔

(اس مرحلے پر واک آؤٹ)

LEAVE OF ABSENCE.

جناب چیئرمین - اچھا جی - Leave Application جناب الیاس احمد بلور صاحب گذشتہ اجلاس کے دوران مورخہ 10 تا 20 جولائی بیرون ملک تشریف لے گئے تھے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ رخصت منظور ہے جی ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ انور بھنڈر صاحب ملک سے باہر ہیں ۔ اس لئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ۔ رخصت منظور ہے جی ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ اکبر لاسی صاحب بیٹے کے علاج کی غرض سے امریکہ میں ہیں۔ اس لئے انہوں نے اطلاع دی ہے کہ وہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

POINT OF ORDER

RE: THE PRODUCTION OF MEMBERS IN THE HOUSE.

جناب اشتیاق اظہر ۔ جناب گیلانی نے جو point of order raise کیا تھا میرے production کے بارے میں اس پر وزیر قانون کیا کہیں گے؟

جناب چیئرمین ۔ جی وزیر قانون صاحب you have anything to say on that اب تو میں بھی بتا دوں گا وہ کیا کہیں گے؛ احترام کرتے ہیں ruling کا سب سے پہلے تو یہ کہیں گے۔

Mian Raza Rabbani: I will change it round a little bit.

جناب چیئرمین- ہاں تھوڑا سا بدل دیں ۔

Mian Raza Rabbani: The Senators have normally been produced and Mr. Aftab Sheikh has been here during the entire period.

Mr. Chairman: Mr. Saeed Qadir is not here today.

Mian Raza Rabbani: Saeed Qadir is not here today.

Mr. Chairman: And there was a specific production order in respect of Mr. Saeed Qadir.

سینیٹر اشتیاق اظہر کو آپ مرضی سے produce کرتے ہیں۔ جس کو مرضی آئی کردیا، جس کی مرضی نہ کیا۔

میاں رضا ربانی- جناب مرضی کی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین- یہ rule of law تو نہ ہوا۔ یہ تو personal whims ہے نا پھر۔ آپ لوگ تو rule of law کے علمبردار ہیں۔

میاں رضا ربانی- میں نے پچھلی دفعہ بھی آپ سے عرض کیا تھا کہ مرضی کی بات نہیں ہے بات یہ ہے کہ

There is a procedure and if according to that procedure if the applications are made we always bow before the ruling of the Chair but as repetition of what I have been saying that there are certain constraints and difficulties in our way and once the members help us and facilitate in the removal of those difficulties, we never stand in the way of the ruling given by the Chair.

Mr. Chairman: I will just to put the record straight. The rule under which we summon the Senators to attend the sittings of the Senate or of the Committees, they don't provide for any other procedure except a direction by the Chairman of the Committee or the Chairman of the Senate.

Mr. Aftab Ahmad Shaikh: Sir, may I make a submission ?

Because my name has been taken, I want to make something clear. There has been a consistent policy and practice of the government to see that the detained Senators are not produced in the Committee meetings because there can be no hue and cry in Committee meetings but when they don't produce the Senators here in the Senate session, they know there will be walk-out, lot of noise and therefore, they have decided as a matter of policy that the detained Senators would be produced here in the session but not in the committee meetings. If you enquire into the history of production, they have not produced the Senators throughout in any Committee meeting. I have been here, therefore, I was in the sub-committee meeting. Had I been in Hyderabad, I would never have been brought here to participate in any Committee meeting. This is the consistent policy.

Mian Raza Rabbani: Sir, I think, Senator Aftab Shaikh has been very unkind in his remark. That has not been the consistent policy as I have stated that whenever the impediments have been removed, we have always honoured the ruling of the Chair and I think the Senator is being very unkind. The other day when the session of the National Assembly was going on, he was sitting in the visitors' gallery, so I think he has been very unkind.

جناب چیئرمین۔جی نسرین جلیل صاحبہ۔

بیگم نسرین جلیل۔ ایک میٹنگ میں میں خود نہیں آ سکی لیکن دوسری پر نہیں لایا گیا۔ چیئرمین صاحب! دوسرا میں آفتاب شیخ صاحب کی تائید کروں گی کہ کراچی پر ضرور بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے جی۔

بیگم نسرین جلیل۔ اس پر میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ خصوصاً ایک مسئلہ پر یوں تو چادر اور چار دیواری کے تقدس کو مستقل طور پر پامال کیا جا رہا تھا لیکن چار روز پہلے رضیہ

بھی صاحب جو کہ نیوز لائن کی ایڈیٹر ہیں کے گھر پر باقاعدہ raid کی گئی اور ان سے کہا گیا کہ آپ حاضری دیں اس لئے کہ آپ کے میگزین میں گورنر صاحب کے خلاف آرٹیکل کیوں لکھا گیا۔ جناب والا! کراچی کے عوام کے ساتھ تو ہتک آمیز سلوک کیا ہی جا رہا تھا لیکن اب اس سے پریس بھی محفوظ نہیں ہے۔ پچھلے دنوں انہوں نے جو کچھ اخبار بند کئے تھے اس کی روشنی میں اب یہ سب اقدام نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ اس سے مملکت کا چوتھا ستون متاثر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ جمہوریت پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہاؤس کو خصوصی طور پر اس واقعہ کی مذمت کرنی چاہیے اور جو باقی معاملات ہیں ان کے بارے میں بھی ضروری ہے کہ انہیں لوگوں کے علم میں لایا جائے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب! آپ کا privilege motion ہے۔ شیخ رفیق صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

شیخ رفیق احمد۔ خاص طور پر میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ---

جناب چیئرمین۔ جی۔

شیخ رفیق احمد۔ میں نے پہلے بھی point out کیا ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا ہے جس پر ممبر کھڑے ہو جاتے ہیں بلکہ یہ ایک بالکل نیا subject introduce کرتے ہیں اور اس پر تقریر کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ تو This is not fair for the Government Benches and for the Members generally دوسری عرض جو میں کرنا چاہتا ہوں کہ میں غالباً ان لوگوں میں سے ہوں جو پچھلے 45 سالوں سے آزادی صحافت کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور جب اخبارات بند ہوئے تو Even then I was not happy لیکن اخبارات کے مالکان سے اور ان کے چند پسندیدہ مضامین لکھنے والے سے کہنا چاہتا ہوں --- میں تو آج ان سے اجازت مانگ رہا تھا کہ ہمیں بھی بطور پارٹی کے privilege motion move کرنے کی اجازت دیں کہ جب اخبارات میں یہ مضامین لکھے جاتے ہیں کہ فوج آ جائے اس ملک میں مارشل لاء لگایا جائے۔ جب سابق ممبروں اور سابق وزیروں اور لیڈروں کے ایسے بیانات چھپتے ہیں کہ یہ فوج کیا کر رہی ہے؟ Is it not the privilege of the House? Is it not privilege of all democratic persons which they are violating? اس کے بارے میں بھی اگر دوست چاہتے ہیں تو We

are willing to debate لیکن اس کے باوجود ہم نہیں چاہیں گے کہ کسی اخبار پر پابندی لگے۔ کسی کے گھر پر پولیس جائے۔ کسی کو جا کر تنگ کرے۔ یہ باتیں اپنی جگہ پر صحیح ہیں۔ These are individual matters مگر collectively کچھ لوگ اخبارات کے ذریعے' صحافت کے روپ میں صحافت سے بھی دشمنی کر رہے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ صحافت کا جو ستون ہے وہ باقی ستون بھی صحافت کے نام پر گرانے کے لئے چل نکلا ہے اور ہمارے دوست ان کی by raising these points مدد کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں نے 18 جولائی کو ایوان میں ایک تحریک پیش کی تھی ' جس کے جواب میں وزیر داخلہ اور پارلیمانی امور کے وزیر ' دونوں نے یہ کہا تھا کہ وہ معلومات حاصل کر کے ایوان کو مطلع کریں گے مگر ایوان کے سابقہ اجلاس کے برخاست ہونے تک حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ آپ نے اپنی observation میں یہ کہا تھا کہ ایسی چیزیں نہیں ہونا چاہیں تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی observation کا الٹا اثر ہوا ہے۔ نہ صرف لاہور میں میرا مسلسل پیچھا کیا جا رہا ہے بلکہ اب تو گھر کی خواتین کا تعاقب بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ 18 اگست کو جب میں لاہور میں اپنے اہل خانہ کے ہمراہ ایک جنازے میں شرکت کے لئے جا رہا تھا تو ان لوگوں نے دیکھ لینے کے باوجود کہ گاڑی میں میری فیملی بیٹھی ہوئی ہے ' ایک جیپ نمبر KB-3872 میں میری گاڑی کا پیچھا کیا۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ پنجاب پولیس نے ان کی ڈیوٹی لگائی ہے۔ حکومت کی یہ حرکتیں اب تہذیب ' شائستگی اور privacy کی تمام حدود پار کرتی جا رہی ہیں لہذا میری درخواست ہے کہ اس معاملے کو فی الفور استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب والا! اس سلسلے میں ابھی رضا ربانی صاحب نے مجھے ذاتی طور پر ایک commitment دی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ بہتر ہوگا کہ وہ خود ہاؤس میں اس commitment کا اظہار کر دیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! آپ کو یاد ہوگا

that during the last session when this issue was brought up, the Interior Minister did make a statement to the effect that none of the agencies under the Federal Government are following or having Ch. Sahib's surveillance. Then after the session I received a letter from you in which the photograph of the jeep was also there and I got in touch with you and I have spoken to the Interior Minister. The Interior Minister maintains this position and as far as my knowledge goes that even the Punjab Government is not involved, but nevertheless the Interior Minister will be backed today. He is aware of the situation and will find out from the Punjab Government.

جناب چیئرمین۔ یہ تو نمبر بھی دیا ہوا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Yes, sir, that number is there and it will be passed on that number to the Punjab Government.

جناب چیئرمین۔ وہ بھی چوری کی گاڑی ہے۔

Mian Raza Rabbani: By tomorrow we should be able to make it.

جناب چیئرمین۔ ہاں پولیس پکڑ کر اس کو اندر کر دے کچھ تو پتہ چلے۔ ٹھیک ہے چوہدری صاحب کل جب آ جائیں گے۔ Next ایڈجرنمنٹ موشن راجہ صاحب اس پر تو وقت لگے گا تو What do you think کیونکہ باقی مسئلے بھی ہیں۔ تو ایڈجرنمنٹ موشن آج take up کریں یا ان کو بھی کل پر رکھ لیا جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میرا خیال ہے کل پر ہی رکھیں۔

MOTION UNDER RULE 194.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ Agreed. So, by consensus we will carry over the adjournment motion to tomorrow. Next is the Item No.2, under 194, regarding

جبار صاحب آپ move کر دے۔ may اس کو of the situation in the Sui Gas Fields کر دیجئے۔ بس آپ نے اتنا کہنا ہے I beg to move that the House may discuss this۔

Mir Abdul Jabbar: I beg to move that the House may discuss the deteriorating law and order situation in Sui Gas Fields.

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب آپ تائید کرتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جی میں تائید کرتا ہوں

جناب چیئرمین۔ جی جناب سردار بشیر خان صاحب آپ بھی تائید کرتے ہیں۔

سردار بشیر احمد خان۔ جی میں تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ ظفر صاحب، ظفر صاحب غیر حاضر ہیں۔ جی آپ بھی تائید کرتے ہیں۔ آفتاب شیخ صاحب

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں تائید کرتا ہوں

جناب چیئرمین۔ عبدالرحیم خان صاحب آپ بھی تائید کرتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں تائید کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: So, this stands approve

Mr. Anwar Saifullah Khan: Opposed

جناب چیئرمین۔ آپ اس کو اپوز کریں گے۔ اس پر مختصر جبار صاحب کچھ کہنا چاہیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ پوائنٹ آف آرڈر، میں خود اس موشن ۱۹۴ کے تحت سوئی فیلڈ کا mover ہوں ۔ جناب والا اسی طرح ہم نے ایک اور موشن بھی بڑذہ کے بارے میں move کیا ہے۔ جو بڑا اہم بڑا سنجیدہ اور آج ۲۰ اگست ہے جو سیز فائر ہوا تھا اس کا بھی آج آخری دن ہے۔ اس میں جناب والا بہت سی جانیں ضائع ہوئی ہیں اور بہت بڑا crisis ہے۔۔

جناب چیئرمین۔ رحیم صاحب اس پر تقریر کریں گے تو اور وقت نکل جائے گا۔۔۔

جناب عبدالرحیم خان [illegible] آپ سے [illegible]
[illegible] چاہوں کہ یہ سوئی فیلڈ والا ان کو بتایا جائے [illegible]

جناب چیئرمین - [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] جائے کا [illegible] آپ کا [illegible]

میر عبدالجبار - شکریہ جناب [illegible]
ہوئی اور ان کی باقاعدہ ملک کو سپلائی ۱۹۵۵ء میں [illegible] سوئی [illegible]
نہایت اہمیت کے حامل ہیں اور وہاں [illegible] قومی [illegible]
Key point Zone ڈیکلیئر کیا گیا ہے [illegible] مطالبات [illegible]
چلا ہے کہ وہاں کے مزدوروں اور [illegible] مستقل
[illegible] کے درمیان [illegible] مطالبات [illegible] مطالبات کے [illegible]
تحریری معاہدہ عمل میں [illegible] آپ سے ان مطالبات [illegible]
کے مطالبات تسلیم [illegible] وقت [illegible]
[illegible] مطالبات تسلیم [illegible] جائے [illegible] قائمہ [illegible]
[illegible] کے خلاف ان کے [illegible] میں پیش کی [illegible]
[illegible]
[illegible] وہاں [illegible]
اور وہاں پر [illegible] سکاؤٹس کے دستے [illegible] کے دستے [illegible] سکاؤٹس [illegible]
پہنچے - پہنچ چکے ہیں [illegible] تقریباً [illegible] ایک [illegible] وہاں
نافذ ہوا ہے [illegible] مزدور گھروں میں [illegible] ہیں [illegible]
فیلڈ [illegible] میں [illegible]

جناب چیئرمین [illegible]

Syed Masud Kausar [illegible] Chairman, I would like to raise a point [illegible] because Chairman has, with the approval of the House, has appointed a

Special Committee to look into precise[illegible] same matter. I was just wondering whether [illegible] would be proper to discuss [illegible] matter here and [illegible] the same time the matter

جناب چیئرمین - دیکھتے ہیں کیا [illegible]

میر عبدالجبار [illegible] مختصر عرض [illegible] دوں کا [illegible] جناب [illegible] کہ [illegible] مقصد [illegible] میں [illegible] منظر [illegible] جناب [illegible] وہاں پر بلیلڈ میں اس وقت [illegible] نوٹس [illegible] کیا ہے [illegible] انتظامی [illegible] سب کچھ [illegible] مقصد کچھ اور ہے [illegible] گیس فیلڈ [illegible] جس میں کوئی [illegible] اور [illegible] شامل ہیں - بلکہ ڈیرہ بگٹی بھی جو وہاں سے [illegible] میل کے فاصلے پر ہے [illegible] وہاں پر بھی [illegible] ملٹری فورسز کے گھیرے میں ہے [illegible] اس وقت terror کا سماں ہے [illegible] دہشت وہاں پھیلائی جا رہی ہے [illegible] لوگ اپنے گھروں میں محصور ہو چکے ہیں [illegible] اور [illegible] کے باہر اور گیس فیلڈ کے باہر اور [illegible] گیس اور ڈیرہ بگٹی کے باہر [illegible] قریب [illegible] ناکہ بندی pickets لگائی گئی ہیں جو [illegible] آنے جانے والے کو چیک [illegible] ہیں - ان کی تلاشی لیتے ہیں [illegible] گاڑی وہاں حرکت نہیں کر رہی - کوئی گاڑی وہاں نہیں چل سکتی - حتیٰ کہ ایمبولینس کو بھی [illegible] جاتا ہے [illegible] کو بھی چیک [illegible] جاتا ہے [illegible] ایک سماں پیدا کیا گیا ہے [illegible] [illegible]

جناب [illegible] کہ ڈیرہ بگٹی [illegible] for info [illegible] matter بلوچستان میں قبائلی [illegible] رائج ہے [illegible] کا اپنا ایک مزاج ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] رسم و رواج ہوتا ہے [illegible] قبائل اس [illegible] ہوتی ہے - وہاں پر اس قسم کی حرکتیں کرنا [illegible] فورسز کو بھیجنا میں سمجھتا ہوں [illegible] smoothly [illegible] چلتا ہے [illegible] انداز [illegible] پیدا کرنے [illegible] مترادف ہے [illegible] حضرات بیٹھے بھی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ [illegible] وہاں سے [illegible] ہراساں کرنا چاہتے ہیں [illegible] ان کو [illegible] bow down [illegible] میرے خیال میں ایک بہت

بڑی غلطی ہوئی۔ کیونکہ اس سے قبل بھی بلوچستان میں فوج کشی کی گئی اور سب کو علم ہے کہ اس کا کیا حشر ہوا۔ اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا اور بالآخر ہمیں اس مسئلے کو قبائلی نظام کے طریقوں سے حل کرنا پڑا۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ tribal society میں فوج کو بھیج کر civil armed forces کو بھیج کر آپ مسائل حل نہیں کر رہے بلکہ ان کو بگاڑ رہے ہیں۔ قبائلی معاشرے میں یہ چیزیں اچھی نہیں سمجھی جاتیں بلکہ ان کا غلط رنگ لیا جاتا ہے۔

جہاں تک labour مطالبات کا تعلق ہے جن کی آپ نے بات کی ہے یہ کچھ اور کرنا چاہتے ہیں میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے اس کا ایسا پائیدار حل ہونا چاہیئے کہ یہ آئندہ پیدا نہ ہو۔ اس مسئلے کے متعلق اسی ایوان میں پچھلے ماہ کی 13 تاریخ کو آپ نے رولنگ دی تھی کہ ایک Special Committee بنائی جائے گی جو کہ اس law and order situation کو جو کہ labour unrest کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اس کو جا کر دیکھے گی اور اپنی سفارشات ایوان میں پیش کرے گی۔ ایک ماہ کچھ دن گزر گئے ہیں لیکن کمیٹی کی تشکیل نہیں ہوئی۔ بلکہ آپ نے جمعرات کے روز دونوں طرف سے دوستوں نے اختلاف اور حزب اقتدار کو ملا کر کمیٹی ہوئی اور آپ ہی کی وجہ سے وہ کمیٹی آج کاکڑ صاحب ہرمان کی زیر صدارت assemble ہوئی اس میں دو ڈھائی گھنٹے بحث ہوتی رہی لیکن مسائل کا حل اس لیے نہیں نکلا کہ وہاں پہ جن پہ الزامات لگائے جا رہے ہیں یا جو aggrieved ہیں وہ موجود نہیں تھے صرف ایک فریق تھا دوسرا فریق تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک الزام الیہ سامنے نہ ہو آپ کوئی بات آگے نہیں بڑھا سکتے اور نہ ہی کسی کو عدل مل سکتا ہے۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ سوئی کیس کے labour unrest کے پیچھے تھا جس کی بنیاد قبائلی تنازعہ ہے سیاسی بھی ہے۔ جب تک اس علاقے کے سیاستدان حضرات جو کہ اس معزز ایوان کے ممبر ہیں وہاں تشریف نہیں لے جاتے اور وہاں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت نہیں کرتے وہاں جا کر ہر چیز کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھتے تو میں سمجھتا ہوں اس مسئلے کا حل نہیں نکلے گا جب تک کہ یہ وہاں نہ جائیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ہمیں وہاں جانا ہوگا اور آرڈیننسوں کے ذریعے سول آرمڈ فورسز کو اختیارات دینے ... آپ نے کوہلو میں سول آرمڈ فورسز بھیج دی ہیں ان کا ... اب سوئی میں بھی سول آرمڈ فورسز بھیج دی ہیں۔ خدا کے لیے unrest پیدا نہ کیجیے۔ اللہ کے لیے ان Ordinances کو واپس لیں۔ یہ اختیارات ان کو نہ دیں تاکہ ہمارا ملک آگے بڑھے۔ ہم flourish ہوں۔ آگے نہیں۔

مسائل کو آپ طاقت کے ذریعے قطعاً حل نہیں کر سکتے۔ کوئی مسئلہ آج تک طاقت سے حل نہیں ہوا اور نہ ہی فوج کشی سے کوئی مسئلہ حل ہوا ہے۔ جب بھی مسائل حل ہونے ہیں مل بیٹھ کر ہونے ہیں اور کچھ لو اور کچھ دو کے تحت حل ہوتے ہیں۔ یہی جمہوریت کی اساس ہے اور یہی جمہوریت کا تقاضا ہے کہ بیٹھ کر بات کی جائے اور مسئلے کو حل کیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Who else would like to say something on this issue?

بشیر ترین صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

سردار بشیر احمد خان ترین۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! جناب والا! سوئی گیس کا مسئلہ پہلے بھی تحریک کی شکل میں اس ایوان میں پیش ہوا ہے اور اب تک اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ لیکن جو اصل حقائق ہیں وہ سامنے نہیں آ رہے ہیں۔ ہم نے بچپن میں سنا تھا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہوتے ہیں اور کھانے والے اور ہوتے ہیں ہمیں یقین نہیں آتا تھا لیکن جب میں پہلی دفعہ کراچی گیا تو میں نے چڑیا گھر میں واقعی ہاتھی کو دیکھا کہ اس کے دانت دکھانے کے اور تھے اور کھانے کے اور تھے۔ جناب چیئرمین یہاں مسئلہ یہ نہیں ہے مسئلہ کچھ اور ہی ہے جس کے بارے میں مختصراً میں کہوں گا کہ ہمارے قائد جناب نواب اکبر بگٹی کے لئے مشکلات پیدا کرنا اور کچھ لوگوں کی یہ غلط فہمی ہے کہ ان کو کوئٹہ سے دور ہونے کے بعد شاید ڈیرہ بگٹی سے بھی پیچھے ہٹایا جائے لیکن میں اس فلور پر ان ساتھیوں سے یا ان ایجنسیوں سے یہ کہنا چاہوں کہ وہ اس غلط فہمی میں ہیں تو وہ یہ غلط فہمی ذہن سے نکال دیں۔ اکبر بگٹی کو جھکانا میرے خیال میں ان کی بہت بڑی غلط فہمی ہے یا اس کو کسی اور ذریعے سے اپنے پاس بٹھانا بھی غلط فہمی کی بات ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ کیسی حکومت ہے کہ جو بھی بات ہوتی ہے وہاں فوج پہنچ جاتی ہے۔ کراچی کے حالات آپ دیکھیں کل رات ٹی وی پر ہم نے سنا کہ دس بے گناہ لوگ شہید ہوئے ہیں اس دن باجوڑ ایجنسی باڑہ کو ذکر اس میں 47 لوگ شہید ہوئے جہاں کوئی بات ہوتی ہے وہاں فوج پہنچ جاتی ہے۔ جناب چیئرمین صاحب میری آپ سے یہ التجا ہے بلکہ سارے ہاؤس سے یہ التجا ہے کہ اگر اس ملک کو اس قوم کو بچانا ہے تو خدا را اس پر میں سب ہاؤس کو یہ درخواست کروں گا کہ اس کے لئے سنجیدہ ہو کر سوچیں وہ آنے

والا وقت ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ مہربانی Thank you۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ Anybody else? جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! مسئلہ چونکہ کافی تفصیل سے میٹنگ میں زیر بحث آ چکا ہے اور اس طرف سے جو لوگ دورہ کر کے آئے ہوئے تھے وزیر صاحب بھی تھے کمیٹی سے ان میں سے ہر ایک افسر کو تفصیل ہو رہی تھی اور اس سائیڈ سے بھی کچھ باتیں سن سننے کے بعد کچھ ایک interim نتیجے پر کمیٹی پہنچی ہے آگے کمیٹی کو اپنا لائحہ عمل طے کرنا ہے میں نہیں جانتا کہ کمیٹی یہاں meet کرے گی کہ وہاں جائے گی لیکن بہر حال اس مسئلے میں جو ان کا term of reference ہے وہ یہ ہے کہ مسئلے کو دیکھ کر کے recommendations دیتی ہیں۔ بات یہ ہے جناب چیئرمین! کہ اس مسئلے کے متعلق میں نے جو باتیں وہاں سنیں اور جو اخبارات دیکھے تو اس سے اندازہ لگایا کہ اس کے دو پہلو ہیں ایک تو وہ پہلو کہ labour unrest۔ اس پر وہاں جھگڑا چل رہا ہے۔ 14 دسمبر 1994 سی پی اے کا agreement ہے management سے یونین کہتی ہے کہ managment اس کو enforce نہیں کر رہی ہے۔ management سے بات کی تو وہ کہتے ہیں کہ جناب ہم ایک ایک demand کو enforce کرنے کو تیار ہیں۔ اب جہاں یہ صورتحال ہو کہ ایک جانب management بالکل تیار ہے ایک ایک demand ماننے کے لئے اور دوسری جانب سے یہ کہا جا رہا ہے کہ ہمارے مطالبات کو منظور نہیں کیا جا رہا ہے تو اب بات یہ سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ پانی کہاں مر رہا ہے گڑبڑ کہاں سے۔ بیشتر اخبارات ایک اور direction کی طرف" اشارہ کر رہے ہیں اور اشارہ یہ ہے۔" جناب والا! یہ صرف میری بات نہیں ہے نہ میں نے کہی ہے یہ بات یہ چونکہ اخبارات میں دو بیانات چھپے تھے 10 اگست کے The Nation میں اور دونوں ذمہ دار لوگوں کے ہیں یہ نہیں ہے کہ کوئی پبلک کا آدمی یہ بات کر رہا ہو۔ ایک بات تو جناب Senior Balochistan's Minister Jam Mir Yousaf کا بیان ہے ان کا کہنا یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کچھ لوگ ہیں وہ بھی ان کو ڈیرہ بگٹی میں لا کر کے آباد کرنا چاہتی ہے تاکہ بگٹیوں کی جو طاقت ہے نواب اکبر بگٹی کے جو followers ہیں ان کو وہ کم کر دیں یہ ایک چارج لگایا ہے جام میر یوسف نے فیڈرل گورنمنٹ پر اور وہاں کی لوکل انتظامیہ پر۔ اس کے جواب میں جناب چیئرمین۔ بلوچستان

کے چیف منسٹر کا بیان ہے کہ یہ بالکل غلط ہے ہم اس معاملے میں ملوث نہیں ہیں - ہم کلپر بگٹی کو وہاں لا کر کے آباد نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایک اس کا سیاسی angle ہے اور دوسرا پھر link angle ہے۔ جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ وہاں افسروں نے یہ شکایت کی کہ discipline بالکل site پہ exist نہیں کرتا ہے۔ بڑی بڑی باتیں rusted ہیں اور ان کی صفائی نہیں ہو رہی وغیرہ وغیرہ - اب کمیٹی طے کرے گی کہ آیا کمیٹی وہاں جائے ان لوگوں سے بات کرے کہ آیا وہاں کوئی لیبر پرابلم ہے یا کوئی مزید کوئی سیاسی اس میں angling ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے اور میں آپ سے با ادب گزارش کروں گا کہ یہاں مزید اب تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ میں عرض کروں گا کہ کمیٹی کو اپنا کام کرنے دیں اور کمیٹی کو یہ ضرور کہیں کہ as early as possible معاملے کو سمجھ کر جو ان کی سفارشات ہیں وہ ہاؤس کو پیش کر دیں اور اس میں کوئی دیر نہ کی جائے۔ یہاں اس حوالے سے صاحب! آپ کا ایک منٹ لوں گا اور میں یہ عرض کروں گا کہ دو فاضل سینیٹرز کی جانب سے شدید ترین تنقید کا یہ ہاؤس نشانہ بنا اور آپ بھی بنے کہ اجلاس کا ٹائم دس بجے تھا اور ہم ساڑھے بارہ بجے آئے - میں آپ کے سامنے گزارش کروں گا کہ جس مقصد کے لئے یہ اجلاس requisition کیا گیا تھا وہ سوئی فیلڈ میں جو گڑ بڑ ہے اس کے حوالے سے ہے اور اسی مسئلے کو حل کرنے کے لئے کم از کم دس سینیٹرز وہاں involve تھے اور کو چھوڑ دیجیئے جو باہر کے رہ گئے۔ سینیٹرز اس مسئلے میں involve تھے اور جناب چیئرمین! ہم ساڑھے نو بجے تک سے اکیس سینیٹرز کمیٹی میٹنگ میں مشغول تھے - اگر جناب چیئرمین! ہم یہاں آنے میں دیر کرتے کسی کام کی گھر سے - اجلاس کا ٹائم کچھ تھا اور ہم آتے ساڑھے بارہ بجے اور ہمارے نہ آنے کی وجہ سے اجلاس شروع نہ ہوتا تو مورد الزام ہمیں ٹھہرایا جا سکتا تھا لیکن ہم آپ کی دی ہوئی ذمہ داری سے ساڑھے نو بجے سے حاضر تھے اور وہاں دو اڑھائی گھنٹے بیٹھ کر ہم نے معاملات پر وضاحت کے ساتھ بحث کر کے interim نتیجے پر پہنچ گئے ہیں جو کمیٹی کے چیئرمین آپ کو آگاہ کریں گے۔ جناب چیئرمین! ہم نے جان بوجھ کے deliberately نہ اس ہاؤس کا وقت ضائع کیا ہے اور نہ دیر سے آئے ہیں۔ یہ وضاحت تھی - اس کے علاوہ یہ ہے کہ مزید اس پر گفتگو بے کار ہے اور مخصوص کمیٹی کو اسے حل کرنے دیجئے۔

جناب چیئرمین- جناب ساجد میر صاحب آپ تو اس کے mover نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے پہلے یہ مسئلہ تو نپٹائیں ناں کہ اس کو جنرل بحث میں نہ ڈالا جائے۔

پروفیسر ساجد میر - میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جناب اس میں کوئی شک نہیں کہ کمیٹی بن چکی ہے اور اس نے اپنا کام شروع کیا ہے لیکن ہاؤس میں یہ مسئلہ اس لئے discuss ہونا چاہیئے تاکہ اس کی روشنی میں ہم اپنا کام کر سکیں۔

جناب چیئرمین - بعد میں ہو گا جب کمیٹی کی رپورٹ آ جائے گی تو اس پر پھر بحث تفصیل سے ہو سکے گی۔ ابھی تو کمیٹی ... ں سے - Now I think the Chairman of the Committee may want to say something on it.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Thank you Mr. Chairman. First of all I deeply and profusely apologize from the House for the late proceeding because the matter was of such magnitude that it could not be brushed aside and secondly, the main theme of the discussion today in this House was this very subject and we had to arrive at certain guidlines as to what to be done next. Mr. Chairman, to start with we did not have the labour representatives. It was the government and the Senators and the Management. We heard their point of views. We all came to a conclusion. There are two aspects of the situation. One is the labour versus Management. They had certain demands which were supposed to have been fulfilled. The Managment said they had fulfilled it. It was stated otherwise by some of the members and the second point is sir, the political aspect or the tribal aspect of the case. Now, what we have decided is that we shall deal with these two cases separately. For the latter one which is more important apparantly and has its direct influence on the whole structure of the situation which is dominating the issue at the moment. There has to be a dialogue. Now since the orders which were issued by you Sir, said that to study and make recommendations regarding the prevailing situation in the Sui Gas. The prevailing conditions, I am afraid we can not comment upon or decide upon

sitting in this place. So it was unanimously decided that we should go there. There were certain "nos" to it but eventually I, am sure that all seem to have agreed that we should go there and conduct an enquiry and look at the situation because it was alleged by the administration that there that most of the equipment is not working, it is beyond repairs, it is dangerous etc. and also we have not talked to the labour leaders. So, I have talked to the an honourable Petroleum Minister and he is going to give us a suitable date as to when we can go there and see the situation for ourselves and come back with concrete recommendations to be put before the Hosue and to be discussed further. Sir

Mr. Chairman: Yes, Zafar Sahib, you want to say something.

Mr. Muhammad Zafar: Sir I am one of the movers and picking up the threads where they have been left by the Chairman of the Committee. Sir, there are two aspects. Out of which one is the most improtant that political and tribal aspect and the very purpose of bringing this resolution before this honourable august House that that should be discussed in detail so that it could be known why this happens? It is not a question of only a labour and staff management problem. More than that it is a political problem and this is more or less generated by the adminsitration itself. it is not generated or recreated by the labour. How it started sir ? If the details have been given by Mir Sahib, it was just a petty matter which was blown up to this extent now. The purpose is in a way to narrow down the forces and personalities who happen to be there, namely, Nawab Akbar Bughti. Why this is being done, sir ? It has a history behind it. He is the one person who had been very vocal for the demands, the terms of provincial autonomy for Baluchistan and for all the provinces and that

has been always resisted by the previous regimes. Fortunately, part of it was enacted in the Constitution of 1973 but the mineral resources, they were placed at the control of the Federal Government and whenever the chance came for the appropriation of those resources it was always in the hands of the Federal Government and the Provincial Governments have been demandidng their shares. It is to avoid that or to silence that voice on point of provincial autonomy that such tactics are gone into there.

Now here, Sir, the question which I would like to place before this House is whether this concept of provincial autonomy as adovcated and voiced by Nawab Akbar Khan Bugti, should be silenced by such means or it should be debated and it should be allowed to be implemented in terms and spirit as it demanded for the fitness of the people and provinces. Sir, may I only make it clear here by asking for the provincial autonomy It is not the strength of a province or a unit which is being enlarged or strengthened If a unit becomes powerful, if the Federation which becomes powerful, in other terms, the strength of the unit is the strength of the Federation and at the moment sir, what is at stake is that if this is allowed to be more aggravated in Sui fields the whole of the Pakistan's industry may come to a halt and that would be most unfortunate for the country, most unfortunate for the people that should not happen and for that a dialogue has to be resorted to and as worthy Chairman Sahib has just said that the Committee is looking into that, I would only say please expedite it. Thank you, sir.

جناب چیئرمین - Thank you جی۔ جی گچکی صاحب مختصر آپ کریں کیونکہ منسٹر صاحب نے اب اس پہ ---- دیکھیں ناں ویسے انہوں نے بات تو کر دی لیکن Provincial Autono my تو بہت بڑا مسئلہ ہے۔ یہ تو Constitutional amendment کی بات ہوگی۔ کمیٹی

نے جو کام کرنا ہے وہ کرے پھر دیکھیں آگے ۔ جی جناب منسٹر صاحب---جی

جناب منظور احمد گچکی۔ میں تو اسی پہ بولنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین ۔ کس پہ جی؟ سوال نہیں پہ ہاں فرمائیے' فرمائیے۔ مختصر کوئی بات کرنی ہے تو کرلیں گچکی صاحب آپ بلوچستان سے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ میں تو as a Member of the Committee بولنا چاہتا ہوں اس کو بہت بولنے کا شوق ہے پتہ نہیں وہاں سے کنتن سے مل کے آیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے' فرمائیے۔ جی مختصر بات کرلیں۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ جس طرح کہ movers نے بھی بات کی اور چیئرمین نے بھی اس سلسلے میں ایک دو پوائنٹ رکھے۔ مسئلہ یہ ہے کہ management کا کہنا ہے کہ قمر الدین نامی شخص کہیں نصیر آباد میں گرفتار ہوا اور اس کے بعد وہ wanted تھا ذیرہ بگٹی ایجنسی کے ڈپٹی کمشنر کو اور گرفتار ہونے کے بعد ان کا کہنا یہ ہے کہ پھر لیبر نے یہ ڈیمانڈز رکھی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اگر آپ نے وہ ڈیمانڈز دیکھی ہیں تو میرے خیال میں یہ ڈیمانڈز کوئی اتنی بڑی نہیں ہیں کہ جن کو accept نہ کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین ، نہیں جی وہ کہتے ہیں ناں کہ accept کر لیا ہے جی۔ بہرحال اب کمیٹی اسے دیکھے گی۔

جناب منظور احمد گچکی ، نہیں کیا تھا جناب! اس وقت تک نہیں کیا تھا۔ اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ accept کرتے ہیں اس کو یا management اور لیبر کے درمیان negotiation ہو گی' اگر وہ فیل ہو جاتی ہے اور وہ مکمل نہیں ہوتے ہیں تو تب تو لیبر ڈیپارٹمنٹ کا ایک proper forum ہے' صوبائی حکومت کا یا فیڈرل حکومت کے لیبر ڈیپارٹمنٹس ہیں جہاں پہ اس قسم کے مسئلے حل کئے جاتے ہیں۔ یعنی management اور bargaining agents کے درمیان تو ایک proper forum ہے۔ اگر مسئلہ ڈیمانڈ کا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کو یا PPL کو یہ ڈیمانڈ accept کرنا چاہیئے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس بہانے سے کہ جی وہاں پہ unrest labour unrest ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ان ڈیمانڈز کو accept کرنے کے بعد وہاں

پر جو پیرا ملٹری فورسز ہیں' installations کے لئے جو ضروریات پہلے تھیں ان کو رکھنا چاہیئے باقی تمام فورسز کو withdraw کرنا چاہیئے۔ اس کی reason یہ ہے کہ اس سے ایک political aspect ان کی موجودگی میں واضح ہو جاتی ہے' وہ یہ ہے کہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات صاف نظر آنے گی اور وہ لوگ یہ کہنا شروع بھی کر دیں گے کہ یہ جو پیرا ملٹری فورسز لائے گئے ہیں یہ اس گیس فیلڈ کو protect کرنے کے لئے نہیں بلائے گئے ہیں بلکہ ان کا کوئی political motive ہے۔ میری حکومت سے گزارش یہ ہے' وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ جیسا کہ انہوں نے کمیٹی میں بھی یہ بات رکھی کہ یہ ڈیمانڈز ہمارے لئے کوئی اتنی بڑی نہیں ہیں' یہ تو ہم نے پہلے بھی accept کر لی ہیں اور ان میں سے بہت سی ڈیمانڈز پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ تو وہ اس کو accept کریں اور implement کریں اور میری گزارش ہے کہ پیراملٹری فورسز جن کی ضرورت نہیں ہے ان کو withdraw کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جی جناب وزیر صاحب۔

جناب انور سیف اللہ خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں کوئی زیادہ لمبا بیان نہیں دوں گا جناب۔ جیسے کہ کمیٹی کے چیئرمین صاحب نے اس معزز ایوان کو بتا دیا ہے کہ آج تفصیلاً اس مسئلے پر بات چیت ہوئی اور انشاء اللہ ممبران چاہتے ہیں کہ وہاں سوئی بھی جائیں اور وہاں جا کر خود حالات دیکھیں اور وہاں لیبر سے بھی ملیں' وہاں ہماری installations جو ہیں ان کو بھی دیکھیں۔ تو انشاء اللہ ہم اس کا بندوبست کر لیں گے اور کمیٹی کے چیئرمین کو جو بھی دن suit کرے گا اس دن ہم بندوبست کر لیں گے اور ان کو وہاں لے جائیں گے اور شام کو انشاء اللہ واپس بھی لے آئیں گے۔

عرض یہ ہے جناب کہ ہمارے معزز ممبران میں سے بعض نے یہ فرمایا کہ یہاں کوئی ulterior motives ہیں یا کوئی اس کے سیاسی مقاصد ہیں تو میں on the Floor of the House بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں کوئی ulterior motives نہیں ہیں' اگر ایسی بات ہوتی تو اور بہت سے طریقے ہوتے ہیں۔ سوئی بہت اہم ادارہ ہے اور یہ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ پورے ملک کے لئے بہت زیادہ اہم ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذمہ دار گورنمنٹ اس کو power game میں PAWN نہیں بنائے گی۔

because it is too important, an institution is too important an installation is too important a field for this whole country not just for Baluchistan but for all Pakistan

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب کہ یہ purely وہاں ایک لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا۔ صوبائی حکومت اور کمپنی نے جو کہ ایک پرائیویٹ سیکٹر کی کمپنی ہے جناب چیئرمین صاحب۔ اس میں 63% share holding برما آئل کی ہے۔ یہ پاکستانی کمپنی ہے لیکن اس میں share holding foreigners کی ہے اور یہ 1951ء سے پاکستان میں کام کر رہی ہے۔ unfortunately پچھلے دس پندرہ سال سے حالات کوئی ایسے develop ہوئے ہیں کہ کمپنی اور لیبر کے تعلقات جو کہ بیس تیس سال پہلے بہت اچھے تھے وہ کچھ بگڑ گئے۔ اب یہ ہے کہ آپ نے ایک کمیٹی بٹھا دی ہے جناب، کمیٹی کو وہاں لے جانے کا بندوبست ہم کر رہے ہیں۔ یہ بالکل لیبر ڈیمانڈز کا مسئلہ نہیں ہے۔ میں بڑے وثوق سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو ڈیمانڈز کمیٹی کے ممبران کے سامنے پیش کی گئیں، سب نے یہ کہا کہ یہ تو کوئی ڈیمانڈز ہی نہیں ہیں اور وہ accept بھی ہو گئی ہیں جناب، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اور اس میں انہوں نے خود کہا ہے کہ منسٹر جب دسمبر میں سوئی آیا تھا تو اس نے یہ accept بھی کر لئے تھے۔ تو اس کی implementation میں آخر کچھ دو چار مہینے تو لگ ہی جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف لیبر اور management کا نہیں ہے، اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ کمیٹی ضرور جا کر دیکھے کہ آخر کار مسئلہ ہے کیا؟ اور کب تک

we will remain hostages to a few union leaders. I mean, writ of the government has to be established and this is too important an issue to be made a PAWN in the game of power politics and let me assure you, Sir, this is a purely, purely, and simply a law and order issue and that is why the Civil Armed Forces are there to protect the life of the staff who are working there and to protect the installations, which have cost this very nation billions of dollars, sir

اور ہمارے پورے ملک کا دارومدار اس پر ہے تو اس لئے میں مودبانہ گزارش کروں گا کہ ہم حکومت کی طرف سے تیار ہیں، ہم بندوبست کر رہے ہیں، جب بھی وہ چاہیں گے ہم ان کو لے جائیں گے تاکہ وہ اس سارے ایشو کو دیکھیں اور وہاں کے جو لوکل ہم وزیرے اور local elders ہیں

ان سے بھی جا کر ملیں اور اس مسئلے کا once and for all حل نکالیں ۔ ہم نہیں چاہتے : جیسے حافظ حسین احمد صاحب نے فرمایا کہ جی گورنمنٹ ہر بار پیسے دے رہی ہے ایف سی کو تو جناب it costs us money ۔ جب ہم ایف سی کو کہیں بلاتے ہیں تو ان کا خرچہ ہوتا ہے ۔ تو جو ایجنسی بلاتی ہے اس کو bear کرنا پڑتا ہے' ان کو لانا پڑتا ہے' ان کے لئے گاڑیاں مہیا کرنی پڑتی ہیں' ان کے لئے تمبو مہیا کرنے پڑتے ہیں' کھانے پینے کا وہاں پر بندوبست کرنا پڑتا ہے اس لئے کہ غیر آباد علاقہ ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ

I reserve my rights first to give a detailed statement till the Committee comes up with its recommendations and solutions to this problem. Sir, I will restrict myself to what I have just said Sir

اور عرض یہ ہے جناب کہ یہ ڈیمانڈز 30 July کو raise ہوئے ہیں اور یہ مسئلہ بہت پہلے سے شروع ہو گیا تھا ۔ So it is not because of the demands کہ جی وہ چار پانچ ڈیمانڈز بڑے معمولی سے ڈیمانڈز جناب' جب آپ خود دیکھیں گے' پڑھیں گے تو آپ کہیں گے کہ اس کے لئے یہ سارا کچھ کیا گیا ہے جبکہ پورے پاکستان میں ایک furor کر دیا گیا ہے' اخبارات میں' یہاں معزز اراکین کا اس میں وقت لگا ہے تو میری عرض یہ ہے کہ جب تک کمیٹی اپنی رپورٹ submit نہ کرے تو اس مسئلے کو ڈیفر کیا جائے۔

جناب چیئرمین : تو اس کو defer as suggested by the minister کرتے ہیں تو now we move to the next item راجہ محمد ظفر الحق صاحب' نمبر 3۔

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, I beg to move that the House may discuss the deteriorating law and order in '*BARA*' Khyber Agency.

جناب چیئرمین : جی جناب بشیر ترین صاحب آپ تائید کرتے ہیں' ظفر صاحب آپ بھی تائید کرتے ہیں' آفتاب احمد شیخ صاحب آپ بھی تائید کرتے ہیں--- جی جناب راجہ صاحب آپ اس پر کچھ---

جناب شہزاد گل : جناب چیئرمین ! اس مسئلہ کے متعلق میری بھی ایڈجرنمنٹ موشن ہے اور اسی طرح بہت سے اور ساتھیوں کی بھی ہو گی۔ تو جس طرح کہ ابھی آپ نے صاحب

صاحب کو کہا کہ آپ mover نہیں ہیں، آپ نہیں بول سکتے ہیں اور منظور گچکی صاحب کو بھی کہا۔ ایسا نہ ہو کہ اس مسئلہ پر ہمیں بھی بولنے کا موقع نہ دیا جائے۔ 194 کے تحت یہ موشن ہے یعنی ہر ایک کو اجازت بولنے کی ہونی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ پھر مجھے حکم دیں کہ "آپ mover نہیں ہیں اس لئے آپ بول نہیں سکتے" ہماری ایڈجرنمنٹ موشن ہے اس کو بھی اس کے ساتھ رکھا جائے۔

جناب چیئرمین: دیکھتے ہیں ناں۔ وقت کی بات ہے ناں---- فی الحال تو یہ دیکھیں ناں کہ وقت کتنا ہے، جو کر سکتے ہیں وہ کریں گے انشاء اللہ۔

جناب شہزاد گل: وہ تو ٹھیک ہے، جب بات شروع ہو جائے گی تو اس کو آگے بھی لے جا سکتے ہیں ناں۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ہمیں بھی بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: میں نے آپ سے گزارش کی ناں کہ وقت ہو گا تو آپ کو ضرور موقع ملے گا۔ وقت نہیں ہو گا تو میں کہاں سے موقع دوں گا۔ اگر وقت ہی نہیں ہے supposing دو بجے اجلاس ختم ہو جاتا ہے تو میں کیا کروں گا۔

جناب شہزاد گل: جناب والا! یہ آج کی بات تو نہیں ہے ناں۔

جناب چیئرمین: میں یہی تو کہہ رہا ہوں ناں کہ دیکھیں گے، میں کسی معاملے کو close نہیں کر رہا ہوں۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! مسئلہ یہ ہے کہ وقت تو کم ہو گا آپ کہیں گے کہ بس---

جناب چیئرمین: دیکھتے ہیں ناں جی۔

مولانا سمیع الحق: نہیں کیا دیکھتے ہیں؟ آپ بتا دیں ناں کہ کل اگر بحث چلاتے ہیں، راجہ صاحب اس کو تفصیل سے move کر دیں تو کل اس پر بحث رکھیں۔

جناب چیئرمین: میں کسی معاملے کو بند تو نہیں کر رہا ہوں، میں کہتا ہوں کہ حالات دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے، معاملہ تو شروع ہونے دیں۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! اس میں ہمیں بھی محرک کے طور پر شامل کر لیں---

جناب چیئرمین- میں کہتا ہوں - حالات دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے؟ معاملہ تو شروع ہونے دیں۔

مولانا سمیع الحق- تو جناب اس میں ہمیں بھی محرک کے طور پر شامل کر لیں -

جناب چیئرمین- اچھا جی - جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق- جناب چیئرمین ! خواہ کراچی کا مسئلہ ہو یا سوئی گیس فیلڈ کا مسئلہ ہو یا باڑے کا مسئلہ ہو اس میں ایک چیز سامنے آتی ہے - وہ یہ ہے کہ حکومت ہر مسئلے کو صرف Law and Order کا مسئلہ سمجھتی ہے اور کسی بھی سیاسی مسئلے کو وہ recognise کرنے کو تیار نہیں ہوتی - خدا خدا کر کے کراچی کے مسئلے کے اوپر dialogue شروع ہوا تھا - وہ بھی تعطل کا شکار ہو گیا پھر جیسے تھوڑی دیر پہلے سوئی گیس کے معاملے پر بات ہوئی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے بھی دو پہلو ہیں - ایک سیاسی تھا اور دوسرا Labour Problem تھی لیکن ان دونوں کی طرح اگر ان سے زیادہ سنگین تر نہیں تو یہ باڑے والا معاملہ ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا جو tribal علاقہ ہے اس کی ایک مخصوص حیثیت ہے - جس کو نہ صرف آئین میں تسلیم کیا گیا ہے بلکہ traditionally اس کو ایک special status کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور اس کی ایک بڑی لمبی تاریخ ہے جس میں اس وقت مختصر وقت میں جانا مناسب نہیں ہے اور نہ اس کے لئے وقت ہے - tribal جو ہماری belt ہے

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق- اس سلسلے میں tribal area کے لوگوں کو پاکستان کے ساتھ ایک خاص محبت ہے ' ایک انس ہے ' ایک لگاؤ ہے ' ایک وفا ہے اور انہوں نے اس کا اظہار وقتاً فوقتاً ہر موقع پر کیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ رول حب الوطنی پر مبنی ہے اور ان کے پاس جو پاور ہے انہوں نے پاکستان کے دفاع کے لئے ہمیشہ استعمال کیا ہے - خواہ 1948ء میں کشمیر کے اندر جنگ ہو اس وقت ہماری فوج بھی organise نہیں تھی ' ہمیں اپنا حصہ بھی نہیں ملا تھا تو یہی tribal لشکر تھے جنہوں نے کشمیریوں کی جا کر مدد کی تھی ' جنہیں ہندوستانی فوج مار رہی تھی اور یہ لوگ سری نگر کے ایئرپورٹ تک بھی پہنچ گئے تھے - جنہوں نے جانیں قربان کیں اور اس کے معاوضے کے طور پر کچھ مانگا نہیں اور یہ tradition قائداعظم صاحب کے Addresses اور ان کے ساتھ ان کا معاہدہ اور

175

commitment وہ آج تک ہر حکومت نے نبھانے کی کوشش کی ہے لیکن اب کچھ individuals کی وجہ سے اور کچھ اس کو غلط طریقے سے handle کرنے کی وجہ سے یہ مسئلہ اتنا سنگین ہو گیا ہے کہ جناب چیئرمین! آپ نے بھی دیکھا ہو گا۔ آج کی اخبارات میں بھی یہ آیا ہے کہ آج 20 تاریخ سے اور اس کے لئے مختلف tribes کے لشکر اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ لشکر اس بات کے انتظار میں ہیں کہ حکومت دوسری طرف سے اپنی افواج اکٹھی کر رہی ہے اور سکاؤٹس اکٹھے کر رہی ہے اور فرنٹیئر کنسٹیبلری اکٹھی کر رہی ہے اور دونوں کا ایک ایسی جنگ کرنے کا منظر بن رہا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی سلامتی کے لئے صرف تھوڑے وقت کے لئے نہیں ایک طویل وقت تک ایک بہت بڑا خدشہ اور خطرہ سامنے آ رہا ہے۔ اس کی وجہ خاص طور پر اس لحاظ سے بھی ہے کہ وہ سارے tribes armed ہیں۔ اس وجہ سے بھی ہے کہ وہ ایک ایسے بارڈر ایریا کے اوپر رہتے ہیں۔ جس کو پہلے بھی پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن ان قبائل کی سیاسی بصیرت کو اور پاکستان کے ساتھ وفاداری کو میں ایک بار پھر خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ باوجود اتنے pressures کے جو افغانستان کے اس سارے جنگ اور جہاد اور روس کے وہاں قبضے کے دوران بھی ان کو قابو کرنے کی اور پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش ہوتی رہی لیکن انہوں نے استعمال ہونے سے انکار کر دیا۔ ہمارا ایک اور پڑوسی ملک مشرق کی جانب ہے اس نے بھی کوشش کی براستہ افغانستان بھی کی اور directly بھی کی کہ ان قبائل کا پاکستان کے ساتھ تصادم کروا دیا جائے لیکن وہ بات تو کامیاب نہ ہو سکی لیکن اب یہ کیفیت ایسے محسوس ہوتی ہے کہ خود اپنی حکومت کی نااہلی کی وجہ سے، غلط پالیسی کی وجہ سے اور خاص طور پر ایسے محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے ایک فلسفہ اپنا لیا ہے اور اسی فلسفہ پر حکومت عمل کر رہی ہے، وہ فلسفہ کیا ہے کہ کوئی بھی مسئلہ ہو، لوگوں کا کوئی مطالبہ ہو، ان کی کوئی تکالیف ہوں، ان کی کوئی demands ہوں، اس کا ایک ہی جواب ہے کہ فرنٹیئر کانسٹیبلری کو بلا کر، طاقت کے ذریعے سے، ان الفاظ کے ساتھ کہ Writ of the Government ہم نے بحال کرنی ہے۔ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ writ of the government کیا ہے جو اپنے لوگوں کو فتح کرنے کے لئے استعمال کی جائے۔ یہ انتہائی خطرناک طرز حکومت ہے، اس کے نتائج ہم پہلے بھی بھگت چکے ہیں، اس کے انتہائی خطرناک نتائج ہیں، اور یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس کو آگے بچا کر حکومت، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ حکومت تو قطعاً سنبھال نہیں سکے گی اور آئندہ آنے والی حکومتوں کے لئے اور خود پاکستان کے مستقبل کے لئے اتنے برے اثرات اس میں پیدا ہوں

گئے ہیں جن کے زخم کئی سال تک طویل مدت تک نہیں بھرے، جب تک انہیں مندمل نہیں کیا جا سکے گا یہ بہت بڑی خطرناک پالیسی ہے۔

اب بارڈر میں جناب چیئرمین آپ کو بتاتا ہوں کہ وہاں سارے tribal area کے لوگوں پر تو پابندی لگا دی گئی، ہر جگہ چوکیاں بٹھا دی گئیں کہ کوئی مال پاکستان سے وہاں نہ جا سکے اور یہاں سے مال افغانستان بیشک لے جایا سکتا ہے کم قیمت کے اوپر لیجایا جا سکتا ہے اور اس کا رزلٹ یہ ہے کہ پھر دوسرا مال واپس ان tribal areas میں آتا ہے اور وہ پاکستان سے زیادہ سستا وہاں بکتا ہے، ایک اور پڑوسی ملک سے بھی وہاں اشیاء آتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ملک کی نالائقی ہے، ناکامی ہے، غلط پالیسی ہے، جس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی، دس سال پاکستان نے 32.83 لاکھ افغانیوں کی مہمان نوازی کی اور ان کو خوراک دی، ان کو protection دی، ان کا علاج کیا، ان کا کیس UNO میں لڑا، پوری دنیا میں افغانستان کا case لڑا اور پاکستان کی سلامتی کو خطرے میں ڈال کر انہوں نے روس کے ساتھ ٹکر لی، اور روس وہاں سے نہ صرف پیچھے گیا بلکہ روس disintegrate ہوا، افغانیوں کی اس جدوجہد کی وجہ سے ----

(آوازیں شیم)

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! اس سارے عرصے کے دوران یہی قبائل تھے قبائلی علاقہ تھا جنہوں نے مہاجرین کو اپنے ہاں بسایا ان کے ساتھ share کی اپنے pastures اپنی چراہ گاہیں بھی، اپنی روٹی بھی، اور اپنے تمام وسائل بھی لیکن اب یہ ایک ایسی کیفیت پیدا ہو گئی ہے کہ جس میں پچھلے دنوں اخبارات میں ہم نے پڑھا کہ فرنٹیئر کانسٹیبلری کے ذریعے سے باڑہ کے اندر معاہدہ طے پانے کے بعد بھی ان کے تمام قبائلی علاقے کے نہ صرف آفس تباہ کیا گیا بلکہ چار سو دوکانیں تباہ کر دی گئیں۔ ان کے اوپر راکٹ مارے گئے درجنوں مکانات تباہ کر دیئے گئے اور اس میں لوگ مرے بھی اور زخمی بھی ہوئے، خواتین بھی، بچے بھی اور آدمی بھی شہید ہوئے اور اس کے اثرات یہ ہیں کہ آج وہ علاقہ جو پورے پاکستان میں امن کا گہوارہ تھا وہ علاقہ سارا جو ہے آج بالکل up in arms ہے اور پھر لشکروں کو دعوت دی جا رہی ہے وہاں بلوایا جا رہا ہے کیونکہ یہ ایک ایسے طریقے سے اس کو deal کیا جا رہا ہے جس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آگ مزید بھڑکے گی اس کی لپیٹ میں پورا پاکستان آسکتا ہے پاکستان کی سلامتی پر آنچ آسکتی ہے اور اردگرد کے دور اور نزدیک کے دشمن ممالک جو پاکستان کے خیرخواہ نہیں ہیں وہ اس صورت حال

سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی خطرناک صورت حال ہے جس کا نوٹس حکومت نے اس طرح نہیں لیا کہ سنجیدگی سے ٹھنڈے دل سے ان کے ساتھ بات چیت کرکے کوئی معاملہ طے کرتی وہاں بھی اسی طرح طاقت استعمال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو انتہائی خطرناک ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جتنی بھی اس کی مذمت کی جائے کم ہے ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی عبدالرحیم خان صاحب ۔ جی دیکھتے ہیں پتہ نہیں آپ کی آپس میں کیا understanding ہوئی ہے اس مسئلے پر ۔ جی عبدالرحیم خان صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! اسی میں ' میں پہلے یہی درخواست کروں گا کہ یہ جناب والا بہت اہم مسئلہ ہے ہمارے ملک کا کہ اس وقت باڑہ میں Armed Forces کا آپریشن ہوا ہے اور اس میں مختلف جو اندازے ہیں ان کے مطابق ایک اندازے کے مطابق 147افراد مارے گئے ہیں اور اس میں 20 بچے ہیں'3 خواتین ہیں' 12 دیگر یعنی عوام سے باقی FC کے لوگ ۔ اور اس کے علاوہ حالات ایسے ہیں crisis ہیں اور آپریشن کی تیاریاں ہو رہی ہیں اس نے اس مسئلے کو جس طرح پورے ایک سال سے جو کہ اہم مسئلہ ہے کراچی کا ہم اس کو سینٹ میں' قومی اسمبلی میں زیر بحث لا رہے ہیں اور اس میں اپنی تجاویز دے رہے ہیں اسی طرح اس مسئلے کو اتنی ہی اہمیت دی جائے ۔

جناب چیئرمین! بڑا افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں ایک ایسا رویہ ہے ہمارے قبائل پشتون ان کے بارے میں بالخصوص کہ یہاں انگریز کے دور کے Colonial قوانین جو تھے اس میں ہمارا خون' سرومال' جائیداد اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی تھی ۔ جب بھی Political افسروں کی اپنی کوئی پلان ہوتی تو وہ اس کے مطابق کسی بھی انسانی حقوق کے قانون کے خلاف وہاں آپریشن شروع ہوتا اور اس میں گھروں کو مسمار کیا جاتا ' بچوں اور خواتین کو مارا جاتا یہ انگریز کا ایک مسلسل عمل تھا ۔ آج بھی اس وقت بھی جو عمل ہو رہا ہے اس میں پارلیمنٹ کے ممبران ' اگرچہ یہ مجھے احتیاط کرنا چاہیے اس میں لیکن جو رویہ ہے پارلیمنٹ کے ممبروں کا ' جو رویہ ہے پریس کا ' جو رویہ ہے سیاسی پارٹیوں کا قبائل میں اس سے پہلے بھی ایک بار باڑہ میں' جمرود میں' پشاور میں ان گولوں کی آواز سنائی دے رہی تھی اور وہاں آپریشن ہوتے تھے اور ہمارے بچے مارے جاتے تھے ۔ لیکن ملک کی سیاسی پارٹیوں نے ملک کے فیصلے ' ملک کے پارلیمنٹ میں exactly

انگریز کے رویے کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کیا کہ یہ لوگ کسی قسم کے انسانی حقوق یا ہمارے ملک کے آئین کے بنیادی حقوق کے حقدار نہیں ہیں بلکہ ان کے لئے صرف اور صرف گولی کی زبان ہے اور جو بھی وہاں خون بہے اس کے بعد ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے ۔ یہ مسلسل ہو رہا ہے ۔ یہ غیر سنجیدگی ہے کہ جس طرح ہمارے لوگوں کا قتل عام کرتے ہیں جس طرح وہ کہتے تھے کہ فلاں جگہ قتل عام ہے وہی رویہ یہاں استعمال کرتے ہیں جناب والا اور کوئی ہمارا پرسان حال نہیں ہوتا ۔ یہ موجودہ واقعہ قبائل کا اس میں وہ گورنمنٹ جو اپنے آپ کو یعنی ڈیموکریٹک گورنمنٹ اور منتخب گورنمنٹ اور عوام کے حقوق کی علمبردار گورنمنٹ کہلاتی ہے لیکن انہوں نے بارہ اگست ہفتے کے دن اسی الصبح باڑہ تحصیل خیبر ایجنسی میں ایک اپریشن کیا اس اپریشن کے باقی جو بھی بہانے ہوں گی۔وہ دلائل دیں لیکن ہم سمجھتے ہیں جناب والا جب قبائل پروٹیسٹ کر رہے تھے اور ان کے لیڈر ان کی تفصیل میں بھی ہم نہیں جائیں گے وہ لیڈر جو اسلام آباد ٹیلی ویژن اور ریڈیو میں تھے ان لیڈروں کی ہمیشہ تعریف کی جاتی تھی کہ انہوں نے قبائل میں باڑہ اور خیبر ایجنسی میں امن و امان کے لئے بڑا رول پلے کیا ان لوگوں کے سلسلے میں جب انہیں گرفتار کیا گیا اور اس کے لئے وہ پروٹیسٹ کر رہے تھے اور وہ احتجاج آج ہمارے ملک میں ہر جگہ یہ ہوتا ہے تمام پارٹیاں اس پر گواہ ہیں اور ان کا نعرہ ہے لانگ مارچ لانگ مارچ کے معنی کیا ہیں لانگ مارچ کےمعنی روڈ بند ہوتے ہیں لانگ مارچ کے معنی ٹرین بند ہوتی ہیں اسی طرح جو دوسرے احتجاج کے طریقے ہیں strike کیا ہے یہ ایک بنیادی حق ہے اور اس حق کے معنی بازار بند تمام ملک کی مارکیٹیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ شہر قصبے گاؤں یہ بند ہوتے ہیں ہڑتال سے کیا ان کے بند ہونے سے احتجاج کرنے سے کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہاں پولیس ایکشن کرے ۔ ملٹری ایکشن کرے کسی نے ہمارے آئین میں بالخصوص ان چیزوں پر پابندی ہے ۔ آرمڈ فورسز کا استعمال سول آرمڈ فورسز کا استعمال حتیٰ کہ پولیس کا استعمال بغیر کوئی ٹھوس وجہ کے اس کی کسی کو اجازت نہیں اسی لئے مجسٹریٹ ہوتے ہیں اور وہ مجسٹریٹ جواب دہ ہوتے ہیں کہ مکمل ایک جواز ہو ایک مجبوری ہو تو اس کے بعد گولی چلاتے ہیں اس سے پہلے باقاعدہ مختلف steps ہوتے ہیں پانی پھینکتے ہیں ربڑ کی گولیاں چلاتے ہیں دوسرے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں اور آخر میں مجبوری کی حالت میں اور وہ بھی متعلقہ مجسٹریٹ اور متعلقہ ایس پی اور ایس ایس پی کو ثابت کرنا پڑتا ہے کہ یہ وجوہات تھیں جس

کی وجہ سے گولی چلانا پڑی ۔ لیکن جہاں بغیر کسی وجہ کے ایک اپریشن ہو تا ہے اور اس اپریشن کے مطابق باقاعدہ ٹیلی ویژن پر ایک لفظ شر پسند استعمال کیا جاتا ہے ۔ کس نے یہ ثابت کیا کہ شر پسند ۔ ہم ملک کے پریزیڈنٹ سے پوچھیں گے۔ ہم ملک کے President سے پوچھیں گے کہ جب آپ کو Federal Tribal Area کے لئے آپ کے اختیارات ہیں۔ کس order کے تحت آپ نے اختیار دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ یہ operation کیا جائے؟ کس مجسٹریٹ نے، کس political agent نے کس order کے تحت اختیار لیا اور پھر اس اختیار کو judiciusly استعمال کیا؟ میں فرض کرتا ہوں کہ President نے اجازت دی ۔ میں فرض کرتا ہوں کہ گورنر نے بھی اجازت دی۔ اس کے بعد بھی اسے ثابت کرنا پڑے گا ۔ N.P یعنی کیا ایسے ثبوت ہیں یا ایسی وجوہات تھیں کہ جن وجوہات کے تحت انہیں مجبوراً operation کرنا پڑا۔ لیکن ان سے یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ تم نے جو ہمارے بچوں کو مارا ۔ قاتل کی حیثیت سے I.G کو T.V پر دکھایا گیا ہیرو کی طرح ۔ ایک قاتل جو political agent ہو اس کو ہیرو کی طرح دکھایا جائے جو کہ انگریز بھی کیا کرتا تھا اور انگریزوں کے بعد آج بھی ہمارے ملک میں ہو رہا ہے۔ اس کے باوجود ہمارے برسر اقتدار پارٹی کے ممبر اور ربانی صاحب جیسے لوگ جو اپنے آپ کو democrat کہتے تھے۔ جن کو ہمارے خون معاف ہیں اور وہ اس کے لئے arguments کریں گے۔ جناب والا! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج سینٹ میں tribal area کے نمائندے کیوں نہیں بیٹھے ہوئے ہیں؟ ہمارے tribal area کے چند نمائندوں کو خرید کر ہمارا خون کیا جاتا ہے اور سینٹ کے ممبر اور قومی اسمبلی کے ممبر ان میں جرأت نہیں ہے ۔ آج محمد شاہ خان نے قومی اسمبلی میں جو کہا اس پر میں یہ کہوں گا کہ اس نے نمک چھڑکا اس خون پر، ان زخموں پر ۔ اس نے کہا کوئی بات نہیں ہے میں نے سترہ آدمیوں کا جنازہ پڑھا ہے۔ شرم کرنی چاہئیے اس ممبر کو شرم آنی چاہئیے، ان ممبران کو شرم آنی چاہئیے جو یہ باتیں اس طرح آرام سے، اس طرح سن سکیں۔ جناب والا! ہم colonial دور میں نہیں رہ رہے ہیں ۔ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ colonial دور نہیں ہے۔ آج آزادی ہے جب ہم آزاد ہیں جیساکہ راجہ صاحب نے فرمایا ایک بات واضح ہے قبائل کا ایک status ہے۔ قبائل کی ایک آزاد مخصوص حیثیت ہے ۔ آئین میں بھی ہے اور کونشن میں بھی۔ اس میں آپ کو کیا حق حاصل ہے۔ آپ نے کس سے پوچھا؟ وہ قوانین جو انگریزوں نے بنائے تھے Frontier Crimes Regulation ان میں بھی جناب والا! کوئی operation اس علاقے میں نہیں

ہو سکتا جب تک وہاں Council of Elder سے نہ پوچھا جائے۔ آپ نے Council of Elder سے پوچھا وہاں جو operation آپ نے کیا؟ جو action آپ نے لیا اس میں آپ نے کس Council of Elder سے پوچھا؟ کس حصے میں پوچھا؟ اس لئے جناب والا! اس کے بعد جو آج کل جو بھی operations ہو رہے ہیں۔ یہ اصل میں جمہوریت کے خلاف ہیں اس ملک کے خلاف ہمارے عوام کے خلاف ہیں۔ جناب والا! یہ ایک بڑا جرم ہے میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے آپ نے یہاں آپ کے پاس آج اختیار ہے۔ ان کو ہم trial میں نہیں لا سکتے اور وہ نمائندے جن میں یہ جرات نہیں ہے ورنہ انہیں مقدمہ چلانا چاہئے تھا۔ اس political agent پر اس IG پر اور اس آفیسر پر جس نے حکم دیا تھا کہ آپ نے کیوں یہ قتل کیا؟ آپ نے کیسے یہ قتل کیا آپ نے کس قانون کے تحت کیا؟ میں پوچھوں گا ہمارے پارلیمنٹ ممبران سے جو اس قانون کو بھی جانتے ہیں کہ انہوں نے کس قانون کے تحت یہ کیا؟ لیکن وہ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ انگریزی میں کہتے ہیں court free ہیں کوئی بات نہیں ہے۔ جو مارے گئے ہیں قبائل مارے گئے کیا ہوا؟ اس لئے جناب والا! یہ ہمارا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ اس میں ٹھیک ہے مختلف بہانے آتے ہیں۔ جناب والا! یہ جو ہادی عبدالہادی ہیں جن کی تنظیم اتحاد علماء ہے۔ یہ وہ شخص تھا کہ اس نے تمام area میں ہیروئن کے تمام سنٹر کو demolish کیا تھا۔ یہ خود مانتے ہیں۔ یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ جناب والا! political agent دو طرف کے حملے کرتے ہیں ایک طرف criminals کو پالتے ہیں اور سنٹرل ایریا کے خلاف استعمال کرتے ہیں اور پھر سنٹرل ایریا کو تنگ کرنے کے لئے criminals کو استعمال کرتے ہیں۔ بعد میں انہی کے خلاف اسی طریقہ کو instrument بنا کر قبائل پر حملہ کرتے ہیں۔

جناب والا! اسی حوالے سے جب وہ کہتے ہیں کہ وہاں امن و امان کا مسئلہ ہے مجرموں کے اڈے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ عبدالہادی نے ... پھر اس پر اختلاف ہے ان کے سزا کے طریقے سے جو کہ ٹیلیویژن پر آیا کرتا تھا۔ یعنی ٹیلیویژن پر باقاعدہ لوگوں کو بیت مارتے دکھائے جاتے تھے۔ لوگوں کو تازیانے مارے جاتے تھے۔ اس سزا کے طریقے سے اس punishment کے طریقے سے میں اختلاف کرتا ہوں لیکن کم از کم یہ ایک حقیقت ہے کہ اس تمام علاقے میں انہوں نے ہر طرح کا امن و امان قائم کیا تھا۔ اب پولیٹیکل ایجنٹ صاحبان جو ہیں ان کے لئے یہ ٹھیک ہے۔ یعنی ان کو ایک مجرموں کا ماحول چاہیے تاکہ ایک طرف وہ settled

areas کے لوگوں کو تنگ کریں۔ پھر settled areas کے لوگوں کو اور قبائل کو آپس میں لڑائیں۔ لیکن جناب والا! اس میں ایک اہم بات ہے جس کو لوگ چھپاتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک بہانہ ہے کہ یہ operation کر رہے ہیں۔ یہ operation کس لئے کر رہے ہیں؟ اس میں ایک اہم بات ہے کہ وہاں قبائل میں ہمارے ملک کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر کا بہنوئی نظر بند ہے اور اس میں ایک واقعہ ہے وہ یہ ہے کہ اس نے 15 کروڑ روپیہ رشوت لی تھی اور یہ رشوت کہاں جاتی تھی؟ جناب والا! یہ رشوت ہمارے ملک کے وزیر اعظم ہاؤس میں جاتی تھی۔ 15 کروڑ روپے رشوت لی۔ اس میں سے انہوں نے 6 کروڑ کی پہلی قسط لے لی۔ یہ بات ہمارے ملک کی تمام پریس میں آئی ہے۔ اور ہم یہ تمام دن واویلا مچاتے ہیں کہ وہاں ہیروئن کے centres ہیں۔ ہیروئن کے drug barrons ہیں یہ ان کے الفاظ میں drugs barrons ہیں لیکن ان سے 15 کروڑ روپے کی رشوت لی گئی اور اس میں سے 6 کروڑ لے لی ہے اور 9 کروڑ کی دوسری قسط باقی تھی۔ کیا یہ بات قابل تشویش نہیں ہے؟ جناب والا! یہ باتیں ایسے ہی پریس میں آئی ہیں۔ جناب والا! کیا اینٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین یا اینٹی نارکوٹکس کے چیئرمین کو ایسی باتیں نظر میں نہیں رکھنی چاہئیں کہ اصل میں واقعات کیا ہیں؟

میں عرض کرتا ہوں کہ 15 کروڑ روپے کی رشوت لی گئی اور اس میں سے 6 کروڑ کی قسط وصول کر لی اور باقی 9 کروڑ کی قسط وصول کرنے کے لئے وہ نظر بند ہوتے ہیں۔ اب اس کے بعد [illegible] بے ادبی معاف [illegible] جو گند انہوں نے کیا ہے [illegible] اس کو دھونے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ یہ گند ہمارے خون سے دھوئیں گے؟ ہمارے بچوں کے خون سے دھوئیں گے؟ ہمارے گھروں پر راکٹ برسائیں گے؟ کیا آپ کو یہ حق ہے؟ اس لئے جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ کیس بڑا سنجیدہ ہے۔ اس میں باقاعدہ وزیر اعظم ہاؤس involve ہے۔

Mr. Raza Rabbani: Question

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ [illegible] کی ہم انکوائری کریں گے۔ آئیے ہم ایک کمیشن بناتے ہیں۔ اس میں پارلیمنٹ کے تمام ممبر شامل کئے جائیں اور اس کیس کی انکوائری کی جائے۔

جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ اب تک جو کچھ ہوا ہے وہ بہت ناروا ہوا ہے۔ انہوں

نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ اخلاق کی خلاف ورزی کی ہے۔ اسلام کی خلاف ورزی کی ہے اور پشتو کے رسم و رواج کی خلاف ورزی کی ہے۔ اب اگر آگے چل کر یہ مسئلہ مذاکرات کے ذریعہ حل ہوتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر یہ مزید اسی راستے پر جانا چاہتے ہیں اور مزید operation کرنا چاہتے ہیں تو پھر ایسے حالات میں پشتو قبائل کا بالکل حق ہوتا ہے کہ وہ اپنا دفاع کریں۔ جب ان پر کوئی چلائی جائے گی ان کے گھروں کو مسمار کیا جائے گا۔ جب ان کی عزت پر حملہ ہوگا تو پھر ان کا حق ہے کہ وہ اپنا دفاع کریں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کے نمائندے سینٹ اور اسمبلیوں میں موجود ہیں لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ ان میں یہ جرات نہیں ہے کہ ان کے حقوق کی حفاظت کر سکیں لیکن قبائل میں یہ جرات ہے کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ اس لئے جناب والا! اس مسئلہ کو اس طریقے سے بالکل نہ لیا جائے کہ یہ ایک سادہ operation ہے جس میں کوئی motives نہیں ہیں، عوام کو کچلنے کا کوئی ہدف نہیں رکھا گیا ہے بلکہ یہ ایک بڑا serious کیس ہے جس کے لئے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر پورا ہاؤس بحث کرے۔

جناب والا! یہ صرف آج کا مسئلہ ہی نہیں ہے کہ چونکہ یہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے پر آیا ہے اور اس وجہ سے اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر defer ہو جائے گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ باقاعدہ کل صبح Adjournment Motions and Privilege Motions کے بعد اس پر بحث ہو۔ جس طرح کراچی پر ہوا ہے۔ پورا ہاؤس اس پر detailed بحث کرے اور بعد میں ایک resolution کی شکل میں ہم سینٹ کی طرف سے ایک موقف لیں۔ اس کے بعد انہوں نے وہاں جو F.C کو deploy کیا ہے۔ تو آئینی طور پر، قانونی طور پر F.C سول عوام کے خلاف deploy کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے F.C کو وہاں سے واپس نکالا جائے اور بیرکوں میں پہنچایا جائے۔

تیسری بات جناب والا! یہ ہے کہ علمائے تنظیم اتحاد قبائل کے لیڈر عبدالہادی اور ان کے دیگر ساتھی ہیں ان کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا ہے جس میں وہ involve ہیں اور ان کو جیل میں رکھنا ضروری ہو۔ اس قسم کا جرم انہوں نے نہیں کیا اور اگر ان کا بہانہ یہ ہے کہ ان کے پاس اسلحہ تھا۔ چونکہ وہ قبائل میں ہیں تو اسلحہ ان کا راہداری کا حق ہے وہ اپنے علاقے میں اسلحہ رکھ سکتے ہیں اور ان کا یہ حق ہے کہ وہ دوسرے علاقوں میں راہداری

کا ایک جز ل ... permission of compensation ... ہے ۔ جناب والا ! عبدالہادی اور ان کے ساتھیوں کو رہا کیا گیاہے اورجو ۲۷ افراد مارے گئے ہیں شہید ہوئے ہیں ۔ جناب والا خواتین اور بچوں کا خون بہا دیا جائے۔ اور ان کی جو بھی جائیدادیں مسمار ہوئی ہیں ان کا معاوضہ دیا جائے ۔اس کے ساتھ پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس تمام معاملے کی انکوائری کرے ۔ اس طرح آپ کو علم ہے کہ مالاکنڈ میں ہوا تھا ۔ اس سے پہلے باجوڑ میں ہوا تھا انہوں نے ہمارے قبائل کے بارے میں ایک عام طریقہ نکالا ہے کہ ان کی جائیداد ' ان کی دکانیں ان کی مارکیٹ مسمار کی جاتی ہیں ۔ یہ طریقہ بند کیا جائے اور اس پر ایک انکوائری کمیٹی مقرر کی جائے۔ جناب والا یہ میری معروضات تھیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! انہوں نے ... tribal area ... کے لیے جو بہانہ ڈھونڈا ہے ۔ آپ انکوائری کرائیں ۔ جناب والا! قبائل میں ایک بوری آٹا ... سے ... پولیٹیکل ایجنٹ اور اے پی اے کی اجازت ... اس بوری سے دوگنی قیمت ... ہیں ۔ پھر ہمارے عام آدمی کو غلہ اور دوسری ضروریات زندگی پہنچتی ہیں ۔ اس لیے تمام قبائلی ایریا کے بارے میں ان تمام مسئلوں کے بارے میں یہاں پر ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ انکوائری ہو اور اس میں ان کے خلاف غیر آئینی ' غیر جمہوری' غیر انسانی جو رویہ اپنایا جا رہا ہے ۔ اس کے بارے میں وہ اپنی ایک رپورٹ دے ... تیار کرے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ اب ... movers ... میں سے ہیں جناب ظفر صاحب ' غیر حاضر ' جناب بشیر احمد ترین صاحب ' آپ بھی ہیں ۔ جی بشیر احمد ترین صاحب۔

جناب چیئرمین۔ جب تک آپ لوگ ... ہیں ۔ میں تیار ہوں ۔ پھر کیا کرنا ہے؟

(Interruption)

جناب چیئرمین ۔ ... کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ... کا تعلق ہے وہ ... اگر آپ ... تو ٹھیک ہے لیکن جو قانون ... ان سے ... کی ... وہاں ... آپس میں طے کرلیں ۔ جو کہ میرے اختیار میں تو نہیں ...

مولانا سمیع الحق۔ دونوں سائیڈ سے اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ کل گورنمنٹ کا ایجنڈا بھی آجائے گا۔

جناب چیئرمین۔ وہ آپ آپس میں [illegible] یہ چھوڑیں۔ کیونکہ یہ آپ نے آپس میں کرنا ہے۔ آپس میں جو طے کریں گے [illegible] وہ منظور ہے۔ [illegible] میں بھی آپس میں طے کیا تھا۔ تو اسی طرح آپ کرلیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

مولانا سمیع الحق۔ آپ ہاؤس سے فیصلہ لے لیں۔ پھر یہی ہو سکتا ہے۔ اب ہم کہاں جا کر بیٹھیں گے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ ہاؤس سے لے لیں [illegible] is very important issue

جناب چیئرمین۔ پھر کس طرح کرنا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ ہاؤس کو put کرتے ہیں تو put کرلیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں دیکھیں۔ ہاؤس کو put کرنے کا معاملہ تب آتا ہے جب آپس میں معاملہ طے نہ ہو

میاں رضا ربانی۔ نہیں جناب [illegible] ماحول میں بات ہو رہی تھی۔ [illegible] we have [illegible] چاہا [illegible] تو میں کہہ رہا ہوں [illegible] we will do it میں جو بات ہو رہی تھی میں نے [illegible] وقت [illegible] راجہ صاحب سے بھی بات I walked over to Raja Sahib عرض کی تھی کہ جی discussion [illegible] we are ready we have no ambition [illegible] open heartedly [illegible] بھی ہم نے [illegible] کے منظر پر [illegible] پالیسی [illegible] بھی [illegible] Private [illegible] 194 [illegible] چاہتے ہیں [illegible] کا جیسے آپ نے بالکل صحیح فرمایا [illegible] لیکن according to [illegible] today [illegible] carry [illegible] چاہتے ہیں تو گورنمنٹ [illegible] بالکل accommodation [illegible] over [illegible] اس 194 کو [illegible] we can carry over [illegible] میں اتنی عرض ضرور کرنا چاہوں گا

رہے تھے پچھلی دفعہ کراچی کے مسئلے کو بھی ہم زیر بحث لاتے رہے last hour last one and a half hour اس سے پہلے جو ہے legislation اور دوسرا بزنس جو ایجنڈا ہے اس کو لے لیں then we can come to this.

جناب چیئرمین - اچھا ٹھیک ہے - آپ آپس میں طے کر لیں - تو ٹھیک ہے آپس میں آپ کی بات طے ہو گئی ہے - دوسری بات یہ ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے یہ کہا تھا کہ کل ان کو کوئی دقت ہے - کیبنٹ میٹنگ بھی ہے اور شام کو نیشنل اسمبلی ہے - تو پرسوں کا کہا تھا - لیڈر آف دی اپوزیشن سے میری بات ہوئی تھی تو ان کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے - تو ہم

This is adjourned to day till after tomorrow at 10.00 A.M.

(The House was then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday on August 22, 1995)

PCPPI—4505 (97) Senat—15-10-97—180.